روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 7 جون 2010ء 23 جمادی الثانی 1431 ہجری 7/احسان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 121

دو ہجرتیں

یمن میں اشعری قبیلہ کے لوگوں نے اسلام قبول کیا اور کشتی کے ذریعہ بارگاہ نبوت کی طرف روانہ ہوگئے۔ مگر طوفان نے اس کشتی کو حجاز کی بجائے حبشہ پہنچا دیا۔ اور پھر دیگر مہاجرین حبشہ کے ساتھ 7ھ میں خیبر کی فتح کے وقت مدینہ پہنچے۔ رسول اللہؐ نے انہیں مال غنیمت میں سے حصہ دیا اور فرمایا دوسروں نے تو ایک ہجرت کی ہے مگر اے اہل سفینہ تم نے دو ہجرتیں کی ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر حدیث نمبر :3905)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدائے تعالیٰ کا ارادہ انبیاء اور اولیاء کی نسبت یہ ہوتا ہے کہ ان کے ہر یک قسم کے اخلاق ظاہر ہوں اور بہ پایۂ ثبوت پہنچ جائیں۔ سو خدائے تعالیٰ اسی ارادے کو پورا کرنے کی غرض سے ان کی نورانی عمر کو دو حصہ پر منقسم کر دیتا ہے۔ ایک حصہ تنگیوں اور مصیبتوں میں گزرتا ہے اور ہر طرح سے دکھ دیئے جاتے ہیں اور ستائے جاتے ہیں۔ تا وہ اعلیٰ اخلاق ان کے ظاہر ہو جائیں کہ جو بجز سخت تر مصیبتوں کے ہرگز ظاہر اور ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر ان پر وہ سخت تر مصیبتیں نازل نہ ہوں۔ تو یہ کیونکر ثابت ہو کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ مصیبتوں کے پڑنے سے اپنے مولیٰ سے بے وفائی نہیں کرتے بلکہ اور بھی آگے قدم بڑھاتے ہیں۔ .... سو خدا تعالیٰ ان پر مصیبتیں نازل کرتا ہے تا ان کا صبر، ان کا صدق قدم، ان کی مردی، ان کی استقامت، ان کی وفاداری، ان کی فتوت شعاری لوگوں پر ظاہر کر کے الاستقامت فوق الکرامت کا مصداق ان کو ٹھہراوے۔ کیونکہ کامل صبر بجز کامل مصیبتوں کے ظاہر نہیں ہو سکتا اور اعلیٰ درجے کی استقامت اور ثابت قدمی بجز اعلیٰ درجے کے زلزلے کے معلوم نہیں ہو سکتی اور یہ مصائب حقیقت میں انبیاء اور اولیاء کے لئے روحانی نعمتیں ہیں جن سے دنیا میں ان کے اخلاق فاضلہ جن میں وہ بے مثل و مانند ہیں ظاہر ہوتے ہیں اور آخرت میں ان کے درجات کی ترقی ہوتی ہے۔ ....

اور دوسرا حصہ انبیاء اور اولیاء کی عمر کا فتح میں، اقبال میں، دولت میں بمرتبۂ کمال ہوتا ہے تا وہ اخلاق ان کے ظاہر ہو جائیں کہ جن کے ظہور کے لئے فتح مند ہونا، صاحبِ اقبال ہونا، صاحب دولت ہونا، صاحبِ اختیار ہونا، صاحبِ اقتدار ہونا، صاحبِ طاقت ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اپنے دکھ دینے والوں کے گناہ بخشنا اور اپنے ستانے والوں سے درگذر کرنا اور اپنے دشمنوں سے پیار کرنا اور اپنے بداندیشوں کی خیر خواہی بجا لانا یہ سب اخلاق ایسے ہیں جن کے ثبوت کے لئے صاحبِ دولت اور صاحبِ طاقت ہونا شرط ہے اور اسی وقت بہ پایۂ ثبوت پہنچتے ہیں کہ جب انسان کے لئے دولت اور اقتدار دونوں میسر ہوں۔ پس چونکہ بجز زمانۂ مصیبت و ادبار زمانۂ دولت و اقتدار یہ دونوں قسم کے اخلاق ظاہر نہیں ہو سکتے۔ اس لئے حکمت کاملہ ایزدی نے تقاضا کیا کہ انبیاء اور اولیاء کو ان دونوں طور کی حالتوں سے کہ جو ہزارہا نعمتوں پر مشتمل ہیں متمتع کرے۔ .... آنحضرت ﷺ پر کمال وضاحت سے یہ دونوں حالتیں وارد ہو گئیں اور ایسی ترتیب سے آئیں کہ جس سے تمام اخلاق فاضلہ آنحضرت ﷺ مثل آفتاب کے روشن ہو گئے اور مضمون انك لعلى خلق عظيم کا بہ پایۂ ثابت پہنچ گیا اور آنحضرت ﷺ کے اخلاق کا دونوں طور پر علیٰ وجہ الکمال ثابت ہونا تمام انبیاء کے اخلاق کو ثابت کرتا ہے کیونکہ آنجناب نے ان کی نبوت اور ان کی کتابوں کو تصدیق کیا اور ان کا مقرب اللہ ہونا ظاہر کر دیا ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1ص 277تا 285)

سانحہ لاہور کے زخمیوں کے لئے

درخواست دعا

❁ مورخہ 28 مئی 2010ء کو بیت النور اور دارالذکر لاہور میں ہونے والے دہشت گردی کے انتہائی افسوسناک سانحہ میں زخمی افراد میں سے بعض احباب شدید زخمی اور تشویشناک حالت میں ہیں۔ احباب جماعت ان تمام زخمیوں کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے بکثرت دعائیں کرتے رہیں۔ نیز دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

❁ مکرم یاسر منصور صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے برادر نسبتی مکرم جواد احمد صاحب 28 مئی 2010ء کو دہشت گردی کے سانحہ میں دارالذکر میں زخمی ہو گئے تھے ان کی طبیعت پہلے سے خراب ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزم کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر عمر احمد صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

❁ احباب جماعت کو نہایت افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ 28 مئی 2010ء کو سانحہ لاہور میں دہشت گردی کے نتیجہ میں زخمی ہونے والے ایک اور احمدی مکرم ڈاکٹر عمر احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالشکور میاں صاحب صدر حلقہ سمن آباد لاہور بعمر 31 سال مورخہ 4 جون 2010ء کو ICU سروسز ہسپتال لاہور میں راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ ان کو دو گولیاں لگی تھیں ایک نے گردہ، جگر اور پھیپھڑوں کو زخمی کیا جبکہ دوسری کولہے میں لگی تھی۔ ایک گردہ نکال دیا گیا تھا اور 35 بوتل خون بھی لگایا جا چکا تھا مگر خدا کی تقدیر غالب آئی اور آپ راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔

باقی صفحہ 12 پر

ایک صدی سے اُوپر ہے

عشق میں جب سے دل کو ہارا ایک صدی سے اُوپر ہے
دُکھ کا جو بھی وقت گزارا ایک صدی سے اُوپر ہے

جسم و جاں کے زخم فقط ہم مولا کو دکھلاتے ہیں
اپنے رب پر ناز ہمارا ایک صدی سے اُوپر ہے

طنز و تمسخر جور و ستم ہم سہتے آئے برسوں سے
ہم نے سب کچھ کیا گوارا ایک صدی سے اُوپر ہے

گھر جلوائے ماریں کھائیں بے وطنی کے صدمے جھیلے
عشق کا یہ بھرپور نظارہ ایک صدی سے اُوپر ہے

نامِ خدا ہے اپنی طاقت نامِ محمدؐ اپنی دولت
اس دولت پر کیا گزارا ایک صدی سے اُوپر ہے

ظلم و جفا میں تازہ دم تم، عشق و وفا میں تازہ ہم
جھگڑا یہ اپنا تمہارا ایک صدی سے اُوپر ہے

ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو تو تازہ قرضہ ہے
ہم پر یہ ادھار تمہارا ایک صدی سے اوپر ہے

اب کی بار خدا کے گھر میں خون کی ہولی کھیلی ہے
اب جو تم نے کیا خسارہ ایک صدی سے اُوپر ہے

خونِ ناحق کی قیمت تم، صدیوں تلک چکاؤ گے
قہرِ خدا کو تم نے پکارا، ایک صدی سے اُوپر ہے

ہم اب رب کے فضل سے عرشی روشن منظر دیکھیں گے
ہم نے دیکھا یہ لشکارا ایک صدی سے اُوپر ہے

ا ع ملک

نظارت تعلیم

فروغ تعلیم کے لئے بابرکت مساعی

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلا نا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جن پر خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا ”پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا۔“ آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا۔ یہاں تک فرمادیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے، پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ میرے فرقہ کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

علم و معرفت میں کمال حاصل کرنا اب صرف احمدی کی شان ہوگا جس کی ایک مثال ڈاکٹر عبدالسلام ہیں۔ ہمیں تو ہزاروں ڈاکٹر عبدالسلام چاہئیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا کہ

”اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔“

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

”اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، مجھے بتائیں، انشاء اللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔“

(بحوالہ مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ نمبر 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

”طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالب علم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔“

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 26/اکتوبر 2007ء)

پس آیئے اس بابرکت مشن کو پورا کرنے کے لئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کارخیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔

جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ ”امداد طلبہ“ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ یکم جولائی 2009ء سے مئی 2010ء تک 5791 طلباء/ طالبات کو وظائف اور 338 طلباء/ طالبات کو کتب مہیا کر چکے ہیں۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ
2۔ کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ
3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کے لئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی مؤثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ”امداد طلبہ“ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

PH: 0092 47 6212473
Mob:00923327079462,00923336707153
Email:natleem@mail.com
URL:www.nazarattaleem.org

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم اقبال احمد نجم صاحب

مفلح مومنین کا کمال اور معراج حق الیقین کے انتہائی مقام کو پانا ہے

حقیقی مومن کی خصوصیات قرآن کریم کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اس لئے پیدا کیا ہے تا وہ اس کا عبد بنے اور اس کی صفات کا مظہر بن کر دنیا میں اس کی خلافت کرے خود بھی اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرے اور دنیا بھی اس کے ذریعہ سے اپنے رب کو پہچانے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و ما خلقت .... (الذاریات:57)

اور حضرت مسیح موعود ایسے مزکی النفس اور متقی انسان کے بارے میں فرماتے ہیں۔

قد افلح ...... (المومنون آیت:2)

اور ایسے یہاں بھی فرمایا متقی کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر آخر میں بطور نتیجہ یہ کہا اولئک هم المفلحون (البقرہ:6) یعنی وہ لوگ جو تقویٰ پر قدم مارتے ہیں ایمان بالغیب لاتے ہیں نماز ڈگمگاتی ہے پھر اسے کھڑا کرتے ہیں خدا کے دئے ہوئے سے دیتے ہیں باوجود خطرات نفس بلا سوچے گزشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور آخر وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں وہ ایک ایسی سڑک پر ہیں جو برابر آگے کو جا رہی ہے جس سے آدمی فلاح تک پہنچتا ہے پس یہی لوگ ہیں جو فلاح یاب ہیں جو منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے اور راہ کے خطرات سے نجات پا چکے ہیں اس لئے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک کتاب ہم کو عطا کی جس میں تقوی کے وصایا بھی دئے سو ہماری جماعت یہ غم کُل دنیاوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 22)

مفلحین کی خصوصیات

☆ اوّل مفلح مومنوں کے متعلق فرمایا۔

وہ اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں (المومنون:3) آواز اور آنکھ کے عجز کو ظاہر کرنے کیلئے از روئے لغت نہایہ و مفردات خشوع کے معنے عاجزی کرنے کے ہوتے ہیں اور خاشعون کا مطلب ہوگا عاجزی اور فروتنی اختیار کرنیوالے پس خشیت اس وقت پیدا ہوتی ہے اور عبادت اس وقت سنورتی ہے جبکہ ایک متقی کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہونے سے قبل اس کی ذات و صفات کا علم و ادراک حاصل ہو اسے علی وجہ البصیرت یہ بات مستحضر ہو کہ وہ کس عظیم ہستی کے سامنے کھڑا ہے ایک طرف اپنی حیثیت اور اپنے نفس کی پہچان ہو اور دوسری طرف اپنے رب اور اس کی صفات کا عرفان ہو تبھی اس کے دل میں وصال الٰہی کی تڑپ پیدا ہو گی جیسے ایک طفل شیر خوار شدت بھوک سے ماں کی گود میں چیختا چلاتا ہے یہاں تک کہ دودھ ماں کی چھاتیوں میں اتر آتا ہے۔ یہی وہ کیفیت ہے جسے ہمارے پیارے آقا ﷺ اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

حدیث قدسی ہے کہ جب میرا بندہ میری طرف ایک بالشت بھر قریب آتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ ہو جاتا ہوں اور وہ جب ایک ہاتھ میرے قریب ہو جاتا ہے تو میں باز و بھر اسے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ پڑتا ہوں یہ قرب خداوندی نوافل کے ذریعہ اور سچی تڑپ اور سچے خشوع سے حاصل ہوتا اور سچی خشیت کیلئے علم کا کمال حاصل کرنا بھی بہت ضروری ہے۔

(مسلم کتاب التوبہ)

چنانچہ حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں ....(الفاطر:29)

یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اللہ تعالی کے وہ بندے ہیں جو علماء ہیں ......مومن کا کمال اور معراج یہی ہے کہ وہ علماء کے درجہ پر پہنچے اور اسے حق الیقین کا وہ مقام حاصل ہو جو علم کا انتہائی درجہ ہے......اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے......(بنی اسرائیل:73)

جو آدمی اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا اٹھایا جائے گا یعنی جس کو یہاں علم بصیرت اور معرفت نہیں دی گئی اسے وہاں کیا علم ملے گا؟ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے والی آنکھ اسی دنیا سے لے جانی پڑتی ہے جو آدمی یہاں ایسی آنکھ پیدا نہیں کرتا اسے یہ توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ وہ اللہ تعالی کو آخرت کے دن دیکھ لے گا لیکن جن لوگوں کو سچی معرفت اور بصیرت دی جاتی ہے اور وہ علم جس کا نتیجہ خشیۃ اللہ ہے عطا کیا جاتا ہے وہ وہی لوگ ہیں جن کو اس حدیث میں انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دی گئی۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 231)

نیز آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس (۔) میں بڑی بڑی استعدادیں رکھ دی ہیں یہاں تک کہ علماء امتی کأنبیاء بنی اسرائیل بھی حدیث میں آیا ہے اگرچہ محدثین کو اس پر جرح ہو مگر ہمارا نورِ قلب اس حدیث کو صحیح قرار دیتا ہے اور ہم بغیر چوں چراں اس کو تسلیم کرتے ہیں۔

(الحکم مورخہ 24 مارچ 1905 صفحہ 5)

اللہ تعالی نے مومن عورتوں اور مردوں کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا والخاشعین والخٰشعٰت۔(الاحزاب:36)

کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خشیت اختیار کرنے والے ہیں نیز اللہ تعالی نے فرمایا ہے الذین یبلغون ......

(الاحزاب:40)

پہلے انبیا میں بھی یہ طریق جاری تھا کہ وہ اللہ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے میں کبھی کسی سے ڈرتے نہیں تھے۔ بلکہ ان کے دل میں صرف خدا تعالی کی خشیت ہی ہوتی تھی نیز اللہ تعالی نے ان لوگوں کا ذکر بھی فرمایا ہے جو اللہ کی آیات کے بدلہ تھوڑا مول نہیں لیتے اور بتایا ہے کہ وہ خشعین للہ ہیں یعنی ان کو یہ چیز اپنے تقوی کی وجہ سے حاصل ہے اسی طرح اللہ تعالی نے فرمایا ہے فلا تخشوهم واخشونی (المائدہ:4)

ان کفار سے نہیں بلکہ میرے سے ڈرو اور پھر اس کے بعد اکمال شریعت کے انعام کا ذکر فرمایا ہے گویا خشیت کے ذریعہ سے ہی اللہ تعالی کے بڑے بڑے انعام ہوتے ہیں۔

☆ دوم۔اس کے بعد دوسری صفت مفلح مومنین کی یہ بتائی ہے......(المومنون:4) کہ وہ لغویات سے اعراض کرتے ہیں۔

اللہ تعالی فرماتا ہے۔

کامیاب ہو گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور ہلاک ہوا وہ شخص جس نے ایسا نہ کیا اور اپنے نفس کو بگاڑ لیا۔(الشّمس 10-11) پس ہر وہ بات اور ماحول کے بد اثرات جو انسان کو صراطِ مستقیم سے منحرف کر دیتے ہیں اور اس کا تزکیہ نہیں ہونے دیتے لغویات ہیں۔ یہ سب ایسی روکیں ہوتی ہیں جن سے بچ کر نکل جانا چاہیے اور یہی وہ سب سے بڑا مجاھد ہے جو انسان کو ہر وقت درپیش ہے۔ پس اللہ تعالی نے ہمیں یہ پیش خبری سنا دی ہے...... (العنکبوت:70) وہ لوگ جو ہماری ملاقات کے لئے مجاہدہ کرتے ہیں ہم انہیں اپنی طرف آنے کے راستوں کی ضرور راہنمائی کر دیتے ہیں۔

پس احکامات شریعت کی حکمتوں کو مدنظر رکھ کر کئے جانے والے مجاہدات کی طرف حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں جابجا نشان دہی فرما دی ہے اور ان ٹھوکروں سے محفوظ رہنے کے طریق بتلا دیئے ہیں جو شیطان نے انسان کو بھٹکانے کیلئے تیار کئے ہیں۔

درمیانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردہ ای
باز می گوئی کہ دامن تر مکن ہوشیار باش

یعنی تو نے مجھے دریا کے بیچ باندھ چھوڑا ہے اور یہ فرما دیا ہے کہ دیکھنا ہوشیار رہنا دامن اس میں تر نہیں ہونا چاہیے۔ پس عباد الرحمٰن کی بھی یہی خصوصیت ہے کہ واذا مروا باللغو ......(الفرقان:73) کہ وہ لغویات کے پاس سے بزرگانہ طور پر گزر جاتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ ”قمار بازی جو یورپ میں عام ہے اور سینما بینی جو گھر گھر کی جاتی ہے اور ناچ گانے جو یورپ کی گھٹی میں پڑی ہے اور سگریٹ نوشی جس میں منشیات کا استعمال شامل ہے اور بے کار گپیں ہانکنا بھی ہے۔“ ان تمام مہلک لغویات کا ذکر فرمانے کے بعد آپ نے ان سے بچنا روحانی ترقی کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے و کنا نخوض...... (المدثر:46)

سوال کرنے پر وہ کہیں گے ہمارے جہنم میں جانے کی یہ وجہ ہوئی کہ ہم بے حکمت گپیں مارنے والوں کیساتھ بے حکمت گپیں مارا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

”اگر لوگوں کو دین کی فکر ہو اور انہیں معلوم ہو کہ (۔) آج کن مصیبتوں میں گھرا ہوا ہے اور اس کی اشاعت کے لئے کتنی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے تو انہیں لغو کاموں اور لغویات کا خیال بھی پیدا نہ ہو۔ اگر کسی کے گھر میں آگ لگ جائے تو وہ بیٹھ کر گپیں مارنے نہیں لگ جاتا بلکہ دیوانہ وار دوڑتا اور آگ کو بجھانے کی کوشش کرتا ہے اسی طرح اگر (۔) غور کریں اور ان کی روحانی آنکھ کھلی ہو تو انہیں معلوم ہو کہ آج کفر اور ایمان کی ایک بڑی بھاری جنگ لڑی جا رہی ہے۔ شیطان اپنے تمام ہتھیاروں سمیت میدان میں اترا ہوا ہے اور رحمٰن خدا کا لشکر بھی کفر کی سرکوبی کیلئے کھڑا ہے اور دونوں لشکروں میں وہ آخری جنگ جاری ہے جس میں ابلیس کا سر ہمیشہ کیلئے کچلا جائے گا اگر ایسے نازک وقت میں انہوں نے لغویات کو ترک نہ کیا اور اپنے فرائض کو سمجھنے کی کوشش نہ کی تو ان سے زیادہ بدقسمت اور کون ہوگا۔ (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 589)

☆ سوئم۔ مفلح مومنین کی تیسری صفت یہ ہے کہ وہ زکوٰۃ باقاعدہ دیتے ہیں۔ مالی قربانی بھی دین کے ارکان میں سے ایک ضروری رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ......(نور:57) اور تم نماز کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اس رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو فرمایا......

(توبہ 103) اے رسول ان کے اموال میں سے صدقہ لے تا تو ان کو پاک کرے اور ان کا تزکیہ کرے اور ان کے لئے دعا کرتا رہے۔ یہاں پر انفاق فی سبیل اللہ یعنی صدقہ و خیرات کی وجہ تزکیہ اور طہارت کا حصول ہے اور آپؐ اور آپؐ کی اطاعت میں خلفائے کرام کی دعاوں کا حصول ہے جن کے ذریعہ روحانی رفعتیں حاصل ہوتی ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

تیسری چیز جس کی طرف قرآن کریم میں بارہا توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ روپیہ بے شک کماؤ مگر جو کچھ کماؤ اس پر زکوۃ ادا کرو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ تم جو کچھ بھی کماتے ہو اس میں دوسرے لوگوں کا بھی حصہ ہے۔ کیونکہ مال

جن چیزوں سے کمایا جاتا ہے وہ ساری کی ساری ایسی ہیں جو کسی شخص کی خاص ملک نہیں بلکہ ساری دنیا ان پر حق رکھتی ہے۔خواہ کسی چیز کی تجارت سے اس نے روپیہ کمایا ہو اس میں ساری دنیا کا حصہ ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ اس حصہ کو ادا کرے اور اگر وہ بغیر اس ٹیکس کو ادا کرنے کے روپیہ اپنے گھر میں لے جاتا ہے تو (۔) اسے قطعاً مومن کہنے کیلئے تیار نہیں۔

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 339)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(البقرہ:275) جو لوگ اپنے مال رات اور دن پوشیدہ اور ظاہر بھی (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے اور نہ تو انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ مومنین کا رات اور دن کو اور پوشیدہ خرچ کرنا پسند فرماتا ہے۔کسی ضرورت مند کو اس کی سفید پوشی کے خیال سے رات کو خفیہ طور پر دیا جائے تو اچھا ہے جیسے فرمایا کہ ایسے دیتے ہیں کہ ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کے دیئے ہوئے کا علم نہیں ہوتا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ......(البقرہ:265) اپنے صدقات کو بعد میں احسان جتا کر یا تکلیف پہنچا کر ضائع نہ کرو۔پس انفاق فی سبیل اللہ صرف رضائے الٰہی کی خاطر ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ایک نظام میں پرو دیا ہے۔جماعت احمدیہ کے چندہ جات سب اعلانیہ ہیں۔اس کے علاوہ سراً بھی انفاق فی سبیل اللہ ہوتا ہے۔مثلاً صلہ رحمی کے تقاضے ہیں یہاں تک کہ اپنے بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنا بھی صدقہ ہے۔ان اخراجات کو سراً ہی کیا جاتا ہے اور مقصد ان سب کا لابتغاء مرضاۃ اللہ ہے۔

☆چہارم۔ مفلح مومنین کی ایک صفت یہ ہے کہ......(المومنون:6) وہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں کیونکہ پاکدامن رہنا تزکیہ نفس کیلئے لازمی امر ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی آیت 31 میں مومنوں کو غض بصر اور حفاظت فروج کا حکم دیا۔اور فرمایا ذلک ازکی لھم ۔کہ یہ ان کے لئے پاکیزگی کا موجب ہوگا۔اور اس طرح سورۃ نور کی آیت 32 میں مومنات کو غض بصر اور حفاظت فروج کا اور اپنی زینت کو نہ ظاہر کرنے کے متعلق ارشاد فرمایا۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

انسان پر لازم ہے کہ چشم خوابیدہ ہو تا کہ کسی نامحرم عورت کو دیکھ کر فتنہ میں نہ پڑے۔کان بھی فروج میں داخل ہیں جو قصص اور فحش باتیں سن کر فتنہ میں پڑ جاتے ہیں۔اس لئے عام طور پر فرمایا کہ تم موریوں (سوراخوں) کو محفوظ رکھو اور فضولیات سے بالکل بند رکھو ذلک ازکیٰ لھم (النور:31) یہ مومنوں کیلئے بہت بہتر ہے۔اور یہ طریق تعلیم ایسی اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی اپنے اندر رکھتا ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے بدکاروں میں سے نہ ہوگے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ:88)

☆پنجم۔ مفلح مومنین کی ایک صفت یہ ہے ......(المومنون:9) یعنی مومن اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔یعنی جو امانت ان کے پاس رکھوائی جائے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور جو عہد ان سے کیا جائے اس کا خیال رکھتے ہیں۔

اس سلسلہ میں خود آنحضرت ﷺ کا نمونہ موجود ہے۔مکہ سے ہجرت فرما رہے تھے جانی دشمن آپ کے گھر کا محاصرہ کئے ہوئے تھا مگر آپ کو مکہ والوں کی امانتوں کی ادائیگی کا اتنا خیال تھا کہ حضرت علیؓ کو پیچھے چھوڑا اور اپنے بستر پر سلایا اور ارشاد فرمایا کہ مکہ والوں کی امانتوں کو واپس کر کے آجانا۔زمانہ جاہلیت میں کئے ہوئے عہد حلف الفضول کا بہت خیال رکھا اور ابوجہل جیسے دشمن سے ایک شخص کا حق لے کر دیا۔صلح حدیبیہ کے موقع پر وفائے عہد کا کس قدر پاس کیا کہ ابوجندل کو جو کہ مکہ کے سردار سہیل کا بیٹا تھا اور مسلمان ہو چکا تھا۔آپ کے پاس دردناک حالت میں بیڑیوں میں جکڑا ہوا پہنچا تو آپ نے اسے سمجھا کر واپس لوٹا دیا تا کہ شرائط صلح نہ ٹوٹیں اور ابوبصیرؓ جو دوڑتے ہوئے مدینہ آپ کے پیچھے مدینہ تک پہنچ گئے آپ نے انہیں بھی معاہدہ کے مطابق مکہ واپس لوٹا دیا اور اسی طرح ایک دفعہ ایک ایلچی آپ کے پاس کوئی پیغام لے کر آیا اور اسلام کی سچائی کا قائل ہو گیا اور اس نے اسلام قبول کرنے کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا تم اپنی حکومت کی طرف سے ایک امتیازی عہدہ پر مامور ہو تم اسی حالت میں واپس چلے جاؤ اور وہاں جا کر اگر تمہارے دل میں اسلام کی محبت پھر بھی قائم رہے تو دوبارہ آکر اسلام قبول کر لینا۔(ابو داؤد باب الوفا بالعہد)

تاریخ میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک جنگ کے موقع پر کفار نے عین جنگ کے دوران مسلمان فوج کے ایک حبشی غلام سے معاہدہ امن کر لیا جب کمانڈر نے کہا کہ میرے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے تمہاری فوج کے ایک سپاہی سے معاہدہ کر لیا ہے اور اس نے ہمیں بعض شرائط پر امن دے دیا ہے تو پھر یہ معاملہ خلیفۂ وقت حضرت عمرؓ کے پاس پیش ہوا تو انہوں نے بھی اسے قبول فرما لیا اور انہوں نے اس عہد کی پاسداری کا بھی حکم جاری فرما دیا۔

(طبری جلد 5 صفحہ 2568)

اسی طرح لکھا ہے کہ خیبر کا محاصرہ ہوا تو ایک یہودی رئیس کا گلہ بان مسلمان ہو گیا وہ اب یہودیوں کے پاس جانے کو تیار نہیں تھا۔مگر بکریاں جو اس کے پاس ایک امانت تھیں آپ نے اسے قلعہ کی طرف ہانک دینے کا حکم دیا تا کہ وہ اپنے مالک کے پاس پہنچ جائیں۔جنگ کے دوران یہ ایک بہت بڑی امداد ثابت ہو سکتی تھی اور اس راشن کی وجہ سے محاصرہ طویل ہو سکتا تھا مگر آپ نے اس بات کی پرواہ نہیں کی۔

(سیرۃ الحلبیہ 3 صفحہ 45) اسی طرح گبن ایک مشہور عیسائی مؤرخ ہے جس نے روم کے حالات کے متعلق ایک تاریخی کتاب لکھی ہے وہ ایک مسلمان بادشاہ کا ذکر کرتا ہے کہ ملک شاہ جو الپ ارسلان کا بیٹا تھا اور چھوٹی عمر کا تھا اس کے باپ کی وفات پر اس کے بالمقابل اس کے چچا اور ایک چچا زاد بھائی اور ایک سگے بھائی نے بادشاہت کا دعویٰ کر دیا، خانہ جنگی شروع ہو گئی نظام الدین طوسی جو ملک شاہ کے وزیر اعظم تھے اور شیعہ تھے انہوں نے تجویز کیا کہ ملک شاہ ان کے ساتھ امام موسیٰ رضا کے مزار پر جا کر دعا کرے تا کہ اسے کامیابی حاصل ہو چنانچہ وہ گیا اور اس نے دعا کی اور جب پوچھا گیا کہ کیا دعا آپ نے کی ہے تو انہوں نے بتایا کہ میں نے یہ دعا کی ہے کہ ’’اے میرے رب اگر میرا بھائی مسلمانوں پر حکومت کرنے پر زیادہ اہل ہے تو تو اسے کامیابی بخش اور میری جان اور میرا تاج مجھ سے واپس لے لے اور اگر میں اس امانت کو زیادہ عمدگی سے ادا کرنے کے قابل ہوں تو پھر تو مجھے کامیابی عطا فرما۔‘‘

گبن اس واقعہ کے متعلق بے اختیار لکھتا ہے کہ اس مسلمان شہزادہ کے اس قول سے زیادہ پاکیزہ اور وسیع نظریہ تاریخ کے صفحات میں تلاش کرنا ناممکن ہے اور عیسائیت کے بوڑھے بوڑھے بادشاہ بھی ایسے اخلاق کا مظاہرہ نہیں کرتے یہ روح جو مسلمانوں کے اندر پیدا ہوئی اس بات کا نتیجہ تھی کہ اسلام نے ان کے دماغوں میں بڑی سختی کے ساتھ یہ بات مرکوز کر دی تھی کہ حکومت بھی ایک امانت ہے اور تمہارا کام ہے کہ تم اس امانت میں کبھی خیانت نہ کرو۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 132)

اسی طرح ایک اور بھی امانت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو ودیعت فرمائی ہے اور ہر انسان کو اس سے عہدہ برآء ہونا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا یوں ذکر فرمایا ہے......(الاحزاب:73) یقیناً ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا پر انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور ڈر گئے جبکہ انسان (یعنی انسان کامل) نے اسے اٹھا لیا یقیناً وہ (اپنی ذات پر) بہت ظلم کرنے والا اور عواقب سے بے نیاز تھا۔

جہاں اس آیت کریمہ سے انسان کامل یعنی آنحضرت ﷺ کی مدح ہے وہاں ہر انسان کی ذمہ داری کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ عبداللہ بنے اور تمام قویٰ اور استعدادیں جو اسے دی گئی ہیں انہیں احکامات خداوندی کے مطابق استعمال کرے اور اس طرح سے ادائے امانت کرے۔

☆ششم۔ مفلح مومنین کی ایک اور صفت یہ ہے کہ......(المومنون:10) وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یعنی ان کو یہ ضرورت نہیں پڑتی کہ اس کے لئے انہیں کوئی توجہ دلائے ان کے دل میں خدا تعالیٰ کے عشق کی ایسی چنگاری لگ جاتی ہے کہ دن رات وہ اس آتش عشق الٰہی سے سوزاں اور گریاں رہتے ہیں اور ہر آن اپنے محبوب کے کوچہ کا طواف کرنا ہی ان کی راحت جان اور روح کا چین ہوتا ہے اور وہ اپنی نماز کو اس درجہ تک پہنچا چکے ہوتے ہیں جسے آنحضرت ﷺ نے درجۂ احسان قرار دیا ہے یعنی یا تو وہ اپنے مولا کو ہر وقت دیکھ رہے ہوتے ہیں اور یا ان کا مولا انہیں ہر وقت دیکھ رہا ہوتا ہے اور وہ اس کی نظروں میں ہوتے ہیں اور ان کے لئے خدا تعالیٰ کی جنتیں اور اس کا قرب وصال بطور تحفہ موجود ہوتا ہے یقیناً وہ مفلح مومنین کے زمرہ میں شامل ہوتے ہیں۔

دجال کی چند اہم علامات

دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔

(صحیح بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر 6589)

اس کی بائیں آنکھ بہت چمکتی ہوئی ہوگی گویا کہ وہ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے۔

(کنز العمال جلد 14 ص 137 خروج الدجال حدیث 38784)

اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک۔ف۔ر لکھا ہوگا جسے پڑھا ہوا اور ان پڑھ دونوں پڑھ سکیں گے۔

(مسند احمد حدیث نمبر 12674)

دجال روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ساتھ لے کر چلے گا اور بڑی تیزی سے دنیا میں پھیلے گا اور ہر طرف فتنہ و فساد اور تباہی پھیلائے گا اور جسے چاہے گا قتل کرے گا اور جسے چاہے گا زندہ کرے گا اس کے حکم پر بارش بھی برسے گی، زمین کھیتی اگائے گی اور ویرانے اس کے حکم سے خزانے باہر نکالیں گے۔

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر 5228)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دجال پانی اور آگ کے ساتھ نکلے گا جس کو لوگ آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور جسے لوگ ٹھنڈا پانی خیال کریں گے وہ آگ ہے جو جلا دے گی۔

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب ماذکر بنی اسرائیل حدیث نمبر 3194)

دجال کے دونوں کانوں میں سے ہر ایک کی لمبائی تیس ہاتھ ہوگی۔

(کنز العمال جلد 14 ص 259 کتاب القیامہ من قسم الافعال باب الدجال حدیث 39702)

وہ اندھوں اور کوڑھیوں کو تندرست کرے گا اور مردوں کو زندہ کرے گا اور لوگوں سے کہے گا میں تمہارا رب ہوں۔ (کنز العمال جلد 14 ص 139)

دجال کے ساتھ جساسہ (جاسوسی کرنے والا گروہ) بھی ہوگی۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب قصۃ الجساسۃ حدیث نمبر 5235)

دجال کے ساتھ ہر زبان کے لوگ ہوں گے۔

(درمنثور جلد 7 ص 295 سورۃ مومن آیت 58)

مکرم ناصر احمد ظفر صاحب بلوچ

ہمشیرہ محترمہ بی بی غلام سکینہ صاحبہ کا ذکر خیر

محترمہ بی بی غلام سکینہ صاحبہ رشتہ میں ہماری تایازاد بڑی بہن تھیں۔ آپ بزرگی، تقویٰ کے ساتھ اطاعت نظام کی خوگر تھیں اور خلافت سے والہانہ عقیدت رکھتی تھیں۔ سب کی خیرخواہ، ہمدرد اور دعا گو خاتون تھیں۔ آپ حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی سب سے بڑی پوتی تھیں۔ پیاری بہن کا وجود ہمارے خاندان کے لئے مادر مہربان سے کم نہ تھا۔

آپ فرمایا کرتی تھیں کہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے دو رفقاء حضرت مسیح موعود یعنی میرے دادا جان حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب مندرانی بلوچ اور میرے نانا جان حضرت میاں اللہ بخش خان صاحب بزدار کی دعاؤں، راہنمائی اور تربیت کا فیض ملا اور میں اب جو بھی ہوں خدا تعالیٰ کے فضل کے بعد انہی کی دعاؤں کا ثمر ہوں۔

حالات زندگی

آپ یکم جنوری 1926ء میں کوہ سلیمان کے دامن میں واقع بستی مندرانی جو مندرانی بلوچوں کا مسکن ہے، سردار غلام محمد خان صاحب ولد حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے ہاں پیدا ہوئیں۔ سردار غلام محمد خان صاحب اپنی بستی اور علاقہ میں بلاامتیاز بچوں بچیوں کو قرآن پاک پڑھانے اور حاذق طبیب ہونے کے باعث عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

حصول علم کے لئے سفر کی صعوبت

محترمہ غلام سکینہ صاحبہ نے 1947ء سے قبل ڈیرہ غازیخان میں جے وی ٹی کا کورس کامیابی سے مکمل کیا۔ بستی مندرانی سے ڈیرہ غازیخان شہر تقریباً 80 کلومیٹر تھا۔ جبکہ سواری صرف اور صرف اونٹ کی ہوتی تھی۔ وہ بھی خوش قسمتوں کو میسر آتی جبکہ اکثریت پیدل سفر کرتی تھی۔ مذکورہ طویل سفر ایک دن اونٹ پر طے کرنا ناممکن تھا۔ بستی مندرانی سے صبح روانہ ہو کر ہماری بہن بی بی غلام سکینہ حصول علم کے لئے رات شادن لُنڈ ن میں اپنے عزیز احمدی گھرانہ میں پڑاؤ کرتیں اور دوسرے روز شام ڈھلے ڈیرہ غازیخان پہنچتیں۔

بحیثیت معلّمہ

آپ بطور معلّمہ جس جس سکول میں تعینات ہوتیں مثالی، ہمدرد استاد کی حیثیت سے اس گاؤں میں غیر معمولی نیک اثرات اور یادیں چھوڑ آتیں۔ ان کی سب سے بڑی خوبی بچوں کی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ نصابی کورس کی تکمیل کے علاوہ انہیں قرآن پاک پڑھانا تھا۔ علاوہ ازیں طالبات اور دیگر خواتین کو اپنے والد محترم سے علم طب کا جو فیض آپ نے پایا۔ حسب ضرورت دواؤں کے ساتھ مستحقین کا مفت علاج اور ہمدردی کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتیں۔

ہمارے دادا جان حضرت حافظ فتح محمد رفیق حضرت مسیح موعود کی اولاد در اولاد میں سے ہماری یہ بڑی بہن واحد خوش نصیب ہیں کہ جب دادا جان قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو اپنی اس خوش بخت معصوم پوتی بی بی غلام سکینہ کو اپنی گود میں لے لیتے۔ دوران تلاوت وہ اپنے دادا جان کی گود میں آپ کی غیر معمولی حسن قراءت کو ہمہ تن گوش ہو کر سنتی رہتیں۔ دادا جان فرمایا کرتے تھے کہ میری اس پوتی (غلام سکینہ) کو قرآن پاک سے بے انتہا عشق ہوگا۔ آپ کا یہ فرمان بعد میں من وعن پورا ہوا۔

رشتہ ازدواج

آپ کی شادی اپنے ماموں کے اکلوتے بیٹے مکرم نور محمد خان صاحب بزدار ولد فتح محمد خان صاحب ابن مکرم میاں اللہ بخش خان صاحب بزدار رفیق حضرت مسیح موعود سے 1940ء میں ہوئی۔

برادرم نور محمد خان صاحب انتہائی شگفتہ مزاج باغ و بہار شخصیت کے مالک اور بہادر انسان تھے نور محمد خان صاحب کا خاندان اور بستی بزدار کے اہلیان بلاامتیاز عقیدہ و ذات پات باہم شیر و شکر رہے۔

دونوں میاں بیوی بطور استاد نہایت فرض شناس تھے جس جس سکول میں تعینات ہوئے نصابی تعلیم کے ساتھ ساتھ طلباء اور طالبات کو قرآن پاک پڑھانا تو اپنا فرض اولین سمجھتے رہے۔

بطور استاد شاگردوں سے محبت، شفقت سے پیش آتے۔ بچوں سے حسن سلوک اور محنت سے پڑھانے کے باعث متعلقہ گاؤں کے مرد و زن آپ کی بے پناہ عزت و احترام کرتے تھے اور ہر دو کو کبھی بھی تنگ نظری یا تعصب کا سامنا نہ کرنا پڑا۔

تعلیم قرآن کا اعزاز

گاؤں بزدار کی آبادی تقریباً 25 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ یہاں کے تمام رہائشی اس احمدی میاں بیوی کے شاگرد ہیں۔ اور جملہ غیر از جماعت خواتین کو ہمشیرہ نے قرآن پڑھانے کی سعادت پائی جن کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

بستی بزدار بزدار قبیلہ کا مسکن ہے حضرت اللہ بخش خان صاحب بزدار رفیق حضرت مسیح موعود کا بھی یہ مسکن تھا۔ آپ اپنی برادری میں زہد و تقویٰ کے باعث ممتاز مقام رکھتے تھے۔

بزدار قوم انتہائی بہادر، سچے مومن، اعلیٰ ظرف، مہمان نواز اور مثبت سوچ کی حامل ہے۔

ہمارے دادا جان حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود نے ہماری بہن غلام سکینہ صاحبہ کے بارہ میں کہا تھا کہ میری اس پوتی کو قرآن پاک سے بے انتہاء عشق و رغبت ہوگی۔ بی بی غلام سکینہ کے بیٹے عزیزم محمود احمد ایاز بزدار بتاتے ہیں کہ بستی بزدار کم و بیش پچیس ہزار نفوس پر مشتمل ہے یہاں کی آبادی جو والد صاحب اور والدہ صاحبہ کی شاگرد ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور حضرت مسیح موعود کے عشق قرآن کا فیض ہے۔

شوہر کی عین حالت شباب میں وفات

1965ء میں آپ کے شوہر مکرم نور محمد خان صاحب بقضاء الٰہی وفات پا گئے یہ صدمہ جہاں ضعیف و نحیف والدین کے لئے ناقابل برداشت تھا وہاں ہماری مخلص بہن کے لئے دوہرے صدمہ کے مترادف تھا۔ بیک وقت بزرگ ترین (سسرال) ماموں جان ممانی جان کی خدمت کے علاوہ معصوم اولاد کی تعلیم و تربیت کی بھاری ذمہ داریاں ہماری ہمشیرہ کے نحیف کندھوں پر آن پڑیں۔

ہماری صابرہ شاکرہ باہمت بہن نے بزرگ سسرال کی جو غیر معمولی خدمت کی سعادت پائی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ سب سے چھوٹا بچہ 6 ماہ کا تھا اور بڑا بیٹا ساتویں جماعت میں زیر تعلیم تھا۔ کرتی تھیں۔

سسر کی غیر معمولی خدمت

مکرم حاجی فتح محمد خان صاحب جو غیر معمولی ضعیف اور صاحب فراش تھے جن کی صحت دن بدن گرتی جا رہی تھی طویل بیماری کے علاوہ جواں سال اکلوتے بیٹے کی وفات کے غم نے تو نڈھال کر رکھا تھا خود اٹھنا بیٹھنا بھی ناممکن ہوتا جا رہا تھا۔

جاں نثار بہو نے اپنا آرام اپنے بزرگ سسرال کی خدمت کے لئے قربان کر رکھا تھا، جب رات کو سسر محترم کے لئے چارپائی پر بیٹھنا بھی ناممکن ہوتا گیا تب اپنے سسر محترم جو آپ کے ماموں بھی تھے ان کے پاؤں کی طرف فرش پر پیڑی رکھ کر بیٹھ جاتیں جب بزرگ قدرے غنودگی میں ہوتے تو تب اپنا سر سسر محترم کے پاؤں کی طرف چارپائی کے پائے پر رکھ کر قدرے اونگھ لیتیں۔ محترم حاجی صاحب نیم بیہوشی کے باعث اپنے (فوت شدہ) بیٹے نور محمد خان کو جونہی آواز دیتے تو آپ فوری جی جی ماموں جان کہتے ہی آپ کے کان کے قریب دریافت کرنے پر انہیں پانی پلاتیں۔ تھوڑے سے وقفہ کے بعد جونہی ماموں جان کی آواز دوبارہ محسوس ہوتی تو فوری ان کی خدمت میں پیش ہو کر تعمیل حکم کرتیں۔

اللہ اللہ کس عظمت والی باوفا بیوی اور جاں نثار بہن اور وفادار بہو تھیں۔

تربیت اولاد

آپ نے جہاں زندگی میں اپنے رفیق حیات اور بزرگ ضعیف و نحیف سسرال کی غیر معمولی خدمت کی سعادت پائی ساتھ ہی باہمت ماں کی ممتا نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت میں بھی کمی نہ آنے دی۔ سب سے پہلے آپ نے اپنے چاروں بیٹوں اور دو بیٹیوں کو خود قرآن پاک پڑھانے کی سعادت پائی۔

بچوں کی تربیت نگرانی کے ساتھ حضور انور کی خدمت اقدس میں دعائیہ خطوط لکھنے کی تلقین فرماتیں۔

حضور انور کے خطبات باقاعدگی سے بچوں کو سنواتیں۔ جب مکرم محمود ایاز صاحب ان کے بیٹے اعلیٰ تعلیم کے بعد بطور ٹیچر تعینات ہوئے تو آپ نے اپنے لخت جگر کو یہ نصیحت فرمائی۔ بیٹا استاد اگر فرشتہ نہیں تو فرشتہ سیرت ضرور ہونا چاہئے۔ تم اپنے فرائض منصبی اسی اصول کو پیش نظر رکھ کر ادا کرنا تو تمہیں کبھی مشکل پیش نہیں آئے گی اور اللہ تعالیٰ رزق میں بھی برکت ڈالتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پھر فرمایا کہ میں نے ہمیشہ اپنے بچوں کو باوضو ہو کر دودھ پلایا۔ اللہ اللہ کس شان اور اعلیٰ مقام کی والدہ تھیں۔ ایسی مائیں تو قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتی ہیں۔

آپ فارغ اوقات میں بچوں کو جماعت کے تاریخی اور ایمان افروز واقعات سنا یا بستگی کا درس دیئے رکھتی تھیں۔ فرماتی تھیں کہ ع

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

انفاق فی سبیل اللہ

غلام سکینہ بی بی صاحبہ ہمشیرہ محترمہ زندگی میں حسب توفیق مالی قربانی کی سعادت پاتی رہیں۔ بستی مندرانی کی خواتین میں سے یہ پہلی خاتون تھیں جنہوں نے سب سے پہلے وصیت کی سعادت پائی۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے بعد مذکورہ سعادت ہماری خوش نصیب بہن کو دو رفقاء بانی سلسلہ کی دعاؤں اور تربیت کا ثمر ہے۔

اس کے علاوہ دیگر چندوں، صدقات و خیرات کی توفیق بھی پاتی رہیں۔ آپ جوں جوں انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق پاتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کی اولاد کو وافر رزق حلال سے نوازتا چلا آ رہا ہے۔

راہ خدا میں خرچ کرنے کے باعث بفضل اللہ تعالیٰ ہمشیرہ محترمہ کا گھرانہ اپنے ماحول میں غیر معمولی بہتر ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے آپ کے بچوں کو دین و دنیا کی حسنات سے نوازتا جا رہا ہے۔ جبکہ تعلیم کا گراف بھی بڑھتا گیا۔

وفات

مورخہ 14 نومبر 2009ء کو صبح کی نماز اور حسب معمول تلاوت قرآن کے بعد بارہ بجے دن تک آپ

کی صحت بفضل اللہ تعالیٰ معمول کے مطابق رہی۔ اچانک بارہ بجے دن کو طبیعت خراب ہوئی اور تقدیر الٰہی غالب آ گئی تو پونے ایک بجے دن پندرہ منٹ کے انتہائی مختصر ترین وقت میں ہمشیرہ محترمہ نے اپنی جان نفس مطمئنہ کی طرح تقریباً 86 سال کی عمر میں جان آفرین کے سپرد کردی۔ دعا گو بہن آخری لمحات میں زبان حال سے یہ کہہ رہی تھی کہ ؎

نہ روک راہ میں مولا شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تیری جنت کا باب جانے دے
مجھے تو دامن رحمت میں ڈھانپ لے یونہی
حساب مجھ سے نہ لے بے حساب جانے دے

سمیع و بصیر خداتعالیٰ نے ہمشیرہ محترمہ کو چلتے پھرتے بغیر کسی لمبی بیماری کے بلالیا۔

اسی شام تونسہ شریف کی مقامی جماعت نماز جنازہ پڑھ کر 30 مخلص عزیز و اقارب کے ہمراہ بذریعہ بس مورخہ 15 نومبر 2009ء کو صبح محترمہ کے جسد خاکی کو دارالضیافت لائے۔ یہاں ربوہ اور احمد نگر کی برادری کے بیسیوں خواتین و حضرات اپنی بزرگ بہن کے جسد خاکی کے استقبال اور غمزدہ برادری کی دلداری اور تعزیت کے لئے دارالضیافت میں موجود تھے۔ تقریباً 10 بجے جسد خاکی کو دارالضیافت سے صدر انجمن کے لان میں لے جایا گیا جہاں صدر انجمن کے دفاتر میں خدمات سرانجام دینے والے مخلصین بھی غیر معمولی تعداد میں نماز جنازہ میں شمولیت کے لئے پہنچے۔

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر صاحب مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحومہ کا جسد خاکی تدفین کے لئے بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ تابوت کو قبر میں اتار دیا گیا تو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ہی تشریف لا کر دعا کرائی۔

محترمہ غلام سکینہ بی بی اپنے فرشتہ سیرت بھائی مکرم بشیر احمد خان جو مورخہ 26 مئی 1991ء سے بہشتی مقبرہ میں آسودہ خاک ہیں سے جا ملیں۔ دونوں بہن بھائی حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی دوسری نسل کے جملہ افراد و خواتین میں اپنے تقویٰ نیکی کے باعث مثالی وجود تھے۔

برادرم بشیر احمد خان مرحوم کا ذکر خیر روزنامہ الفضل میں مورخہ 15 نومبر 1991ء کی اشاعت میں آ چکا ہے۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

بستی مندرانی میں احمدیت کا آغاز

ذکر ہو بستی مندرانی میں احمدیت کا اور پھر بستی مذکور کی بی بی غلام سکینہ کی خواتین میں پہلی وصیت کا اعزاز پانے والی خاتون کا۔ تو ضروری ہے ذکر بستی مندرانی کے اس فرزند احمدیت کا جس نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود کی نہ صرف بیعت کا اعزاز پایا ہو بلکہ بستی مندرانی کے مردوں میں سے سب سے پہلے قادیان میں سلسلہ کی خدمت اور وصیت کی سعادت بھی پائی ہو اس بستی مندرانی کے مخلصین نے اس مخلص بزرگ کی دعوت الی اللہ کے باعث قبول احمدیت کی سعادت پائی۔ اس موقع پر ان کا ذکر خیر نہ کرنا انتہائی بے انصافی ہوگی۔

بزرگوار محترم محمد شاہ صاحب ولد مکرم محمود شاہ صاحب سکنہ بستی مندرانی جو رشتہ میں خاکسار کے والد محترم مولوی مولانا ظفر محمد صاحب ظفر کے ماموں جان تھے۔ آپ کو اپنے پیر میاں رانجھا کی یہ وصیت تھی کہ میں مرجاؤں گا میرے مرنے کے بعد امام مہدی تشریف لائیں گے آپ جہاں بھی ہوں لبیک کہتے ہوئے جا کر بیعت کرلیں۔

آپ کو جب حضرت مسیح موعود کی آمد کی اطلاع ملی تو یہ ایسا دور تھا کہ کوہ سلیمان کے دامن میں بسنے والوں کو پیدل ریت کے ٹیلوں اور پتھریلی دشوار گزار راستوں سے گزرنا پڑا۔ سوائے اونٹ کے اور کوئی سواری نہ تھی ان حالات اور مشکل ترین طویل راستہ پیدل عبور کرکے بانی سلسلہ تک پہنچے۔ یاتون من کل فج عمیق کے مصداق ہوتے ہوئے شرف بیعت پایا۔ ؎

نیک دل کو کثرت اعجاز کی کچھ حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

حضرت مسیح موعود نے آپ کے ایک خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔ (یہ خط غالباً غیر مطبوعہ ہے)

”انسان جب سچے دل سے خدا کا ہو کر اس کی راہ اختیار کرتا ہے تو خود اللہ تعالیٰ اس کو ہر یک بلا سے بچاتا ہے اور کوئی شریر اپنی شرارت سے اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ اس کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ سو چاہئے کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کو یاد رکھو اور اس کی پناہ ڈھونڈو اور نیکی اور راست بازی میں ترقی کرو اور اجازت ہے کہ اپنے گھر چلے جاؤ اور اس راہ کو جو سکھلایا گیا ہے فراموش مت کرو کہ زندگی دنیا کی ناپائیدار اور موت درپیش ہے اور میں انشاء اللہ دعا کروں گا“۔ والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا غلام احمد

یکم اپریل 1903ء

قادیان اور کشمیر میں دعوت الی اللہ کی توفیق ملنے کے ساتھ آپ نے وصیت کی سعادت بھی پائی۔ آپ کی وفات اگرچہ کشمیر میں ہوئی۔ گزشتہ سال عزیزم آصف ظفر کو قادیان جلسہ پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی تو اسے بہشتی مقبرہ میں بار بار دعاؤں کی توفیق میسر آئی۔ وہاں میاں محمد شاہ صاحب کا یادگاری کتبہ نمبر 285 عمر 65 سال وفات 18 مارچ 1920ء جبکہ وصیت نمبر 819 درج ہے۔ ع

نیک ناموں کے نشاں زندہ رہیں گے حشر تک

(ماخوذ)

گِری والا خشک میوہ

جدید تحقیق کے مطابق جوزیا گری اکثر ایسی خصوصیات کی حامل ہوتی ہے، جو دباؤ، مرض قلب، بعض قسم کے سرطان اور دوسری بیماریوں سے بچاؤ میں مدد دیتی ہے۔

بادام

بادام (Almond) میں کیلشیم خوب ہوتا ہے۔ تحقیق سے پتا چلا ہے کہ بادام میں چکنائی اور حراروں کی زیادتی کے باوجود اس کے کھانے سے ضروری نہیں کہ آدمی موٹا ہو جائے یا اس کا وزن بڑھنے لگے، کیوں کہ اس کی ساری چکنائی جذب نہیں ہوتی۔ کیلشیم کی وجہ سے بادام خصوصی طور پر ہڈیوں کے لئے مفید ہوتا ہے۔

مونگ پھلی

مونگ پھلی (Peanut) میں فولیٹ زیادہ ہوتا ہے جو مردوں میں ہوموسسٹین نامی کیمیائی مادہ کم کر دیتا ہے۔ اگر یہ مادہ بڑھ جائے تو شریانوں کی تنگی اور مرض قلب کا باعث ہوسکتا ہے۔ بادام کی طرح مونگ پھلی بھی عموماً وزن نہیں بڑھاتی اور فولیٹ (حیاتین ب) کی وجہ سے مرض قلب سے محفوظ رہنے میں مدد دیتی ہے۔

برازیل نٹ

جوزیا برازیل نٹ کی گری میں سیلینیم ہوتا ہے۔ دن میں تین چار دانے کھالیں تو سیلینیم کی مطلوبہ مقدار جسم میں پہنچ جاتی ہے۔ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ جن لوگوں کی غذا میں یہ معدن زیادہ ہوتی ہے انہیں مختلف سرطانوں میں خصوصاً پھیپھڑے قولون اور غدۂ مثانہ کے سرطان سے کم واسطہ پڑتا ہے۔ ایڈنبرا یونیورسٹی کی ایک حالیہ تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سیلینیم جلد کے خلیوں کو بھی سرطانی اثرات سے محفوظ رکھنے میں مدد دے سکتا ہے۔

ہیزل نٹ

فندق (Hazelnut) اس گری میں حیاتین ھ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ یہ حیاتین مانع تکسید ہے اور خلیوں کو فری ریڈیکلز کے نقصان دہ اثرات سے بچاتا ہے۔ کثافت یا آلودگی، دباؤ اور زیادہ دھوپ کے باعث جسم میں فری ریڈیکلز بڑھ جاتے ہیں۔

حالیہ تحقیق سے معلوم ہوا کہ حیاتین ھ کی وجہ سے آنکھ میں موتیا اترنے والا الزائمر (نسیان) کی بیماری مؤخر ہوسکتی ہیں۔ فُندق کا تیل بھی زیتون کے تیل کی طرح دل کے لئے مفید ہے۔ اسے طب یونانی کی دواؤں میں بھی شامل کیا جاتا ہے۔

اخروٹ (Walnut)

سائنسدانوں نے پتہ چلایا ہے کہ جو لوگ کولیسٹرول کم کرنے والی غذا کھاتے ہیں اگر وہ اس میں اخروٹ کو بھی شامل کرلیں تو اس کی وجہ سے خراب یا مضر صحت کولیسٹرول اور بھی کم ہو جائے گا۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ اخروٹ میں Alpha Linolenicacid نامی چکنائی خوب ہوتی ہے، جو بظاہر خون کو پتلا کرتی اور تھکا بننے میں مانع ہوتی ہے۔ اخروٹ میں تانبا بھی ہوتا ہے۔ یہ معدن جلد کے مادۂ رنگی یعنی Melanin کے بننے میں مدد دیتا ہے، جو جلد کو بالائے بنفشی شعاعوں کے مضر اثرات سے بچاتا ہے۔

کاجو

کاجو (Cashew) میں اکثر دوسری جوزوں یا گری کے مقابلے میں فولاد تقریباً دگنا ہوتا ہے۔ فولاد ہمیں توجہ کے ارتکاز میں مدد دیتا ہے اور خواتین کے لئے خصوصاً مفید ہے۔ کاجو میں جست بھی خوب ہوتا ہے۔ یہ معدن ہمارے مدافعتی نظام کے لئے لازمی اور اچھی جلد کے لئے فائدہ مند ہے۔ مرد اور عورت دونوں میں نسل بڑھانے کی صلاحیت کے لئے بھی جست بہت اہم ہے، اس میں ناریل کی طرح کولیسٹرول ہوتا ہے۔

چسٹ نٹ (شاہ بلوط کا پھل)

اس گری (Chestnut) میں چکنائی بہت ہی کم اور نشاستہ زیادہ ہوتا ہے۔ اسے ان لوگوں کو اپنی غذا میں شامل کرنا چاہئے جو کم چکنائی کھا رہے ہوں۔ ورزش کے بعد اس گری کا کھانا خوب رہے گا۔ یہ گری ہڈیوں کو مضبوط بنانے کے لئے جسم کو کیلشیم بھی فراہم کرتی ہے۔

بعض ماہرین غذا نے افادیت کے لحاظ سے بادام کو دس میں سے دس، مونگ پھلی کو دس میں سے آٹھ، جوزیا برازیل کو دس میں سے دس، فندق یا ہیزل نٹ کو دس میں سے سات، اخروٹ کو دس میں سے دس، کاجو کو دس میں سے سات اور چسٹ نٹ کو بھی دس میں سے سات نمبر دیئے ہیں۔

(ہمدرد صحت، نومبر 2009ء)

مرسلہ: مکرم مہتمم صاحب مقامی

اہل ربوہ کے فرائض و ذمہ داریاں

ظاہری اور اخلاقی اعتبار سے ربوہ کے ماحول کو صاف وستھرا رکھیں

ربوہ ایک شہرِ تمنا ہے۔ جسے دیکھنے، جہاں آنے کی حسرت ہر احمدی کو ہے۔ بلکہ غیر از جماعت احباب بھی یہاں آ کر یہاں کی تہذیب وتمدن اور رہن سہن کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ جاتے ہیں اور بعض کے منہ سے تو بے ساختہ یہ الفاظ نکل جاتے ہیں۔ اے کاش ہمیں اور ہمارے بچوں کو بھی ایسا ماحول نصیب ہو جائے۔

ربوہ کے قیام کا پس منظر

سیدنا حضرت مسیح موعود کو داغِ ہجرت کا الہام ہو چکا تھا اور آپ کا بھی خیال تھا کہ شاید کسی وقت ہمیں قادیان چھوڑنا پڑے۔ مگر تب تو یہ موقع نہ آیا، مگر ہجرت تو مقدر تھی۔ اور پیشگوئی میں اگر کسی بات کی خبر وقت کے امام کو دی جائے اور وہ اس کے خلفاء کے ذریعہ پوری ہو تو بھی پیشگوئی کی صداقت پر کوئی حرف نہیں آتا۔ حضرت فضل عمر کے ذریعہ داغ ہجرت کا یہ الہام پورا ہوا۔

1947ء میں مملکت خداداد پاکستان ایک ملک کے طور پر دنیا کے نقشے پر ابھرا۔ اور احمدیوں کو بھی اپنے پہلے مرکز کو چھوڑ کر نئے مرکز کی تلاش شروع ہوئی۔ کیونکہ زندہ جماعتوں کے لئے مرکز کا ہونا ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ مرکز سے وابستہ رہ کر ہی جماعتیں انتشار کا شکار ہونے سے محفوظ رہتی ہیں۔ وہ جماعت جس کا کوئی مرکز نہ ہو ایک منتشر اور پراگندہ بھیڑ بکریوں کا گلہ ہوتا ہے۔ جس کا کوئی نگہبان نہ ہو۔ اس لئے نئے مرکز کے لئے جگہ کی تلاش شروع ہوئی۔ 1948ء میں ربوہ کی تعمیر کو جماعت احمدیہ نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نہایت مشکل حالات میں اپنے وسائل سے شروع کیا۔

حضرت مصلح موعود نے نئے مرکز کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

یہاں پاکستان پہنچ کر میں نے پورے طور پر محسوس کیا کہ میرے سامنے ایک درخت کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا نہیں بلکہ ایک باغ کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا ہے۔ یعنی ہمیں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ فوراً ایک مرکز بنایا جائے۔

حضرت مصلح موعود نے 1941ء میں رویا دیکھی کہ قادیان پر حملہ ہوا ہے اور ہر طرح کے ہتھیار استعمال کئے جا رہے ہیں۔ مگر مقابلہ کے بعد دشمن غالب آ گیا اور ہمیں وہ مقام چھوڑنا پڑا۔ باہر نکل کر حیران ہیں کہ کس جگہ جائیں۔ اور کہاں جا کر اپنی حفاظت کا سامان کریں۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا، میں ایک جگہ بتاتا ہوں آپ پہاڑوں پر چلیں۔ وہ مقام سب سے بہتر رہے گا میں بھی متردد تھا کہ اس جگہ رہائش اختیار کی جائے، یا نہ کی جائے کہ ایک شخص نے کہا کہ آپ کو یہاں کوئی تکلیف نہیں ہوگی کیونکہ یہاں (بیت الذکر) بھی ہے۔

سو اس خواب کی تعبیر ربوہ کی تعمیر ہے۔ اور آپ نے فرمایا۔ یہ جگہ خدا تعالیٰ کے ذکر کو بلند کرنے کے لئے مخصوص ہونی چاہئے۔ یہ جگہ خدا تعالیٰ کے نام کے پھیلانے کے لئے مخصوص ہونی چاہئے۔ یہ جگہ خدا تعالیٰ کے دین کی تعلیم اور اس کا مرکز بننے کے لئے مخصوص ہونی چاہئے۔ ہم میں سے ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے ...... کہ صرف ہم ہی نہیں بلکہ ہماری آئندہ نسلیں بھی اس مقام کو دین کا مرکز بنائے رکھیں۔ اور ہمیشہ دین کی خدمت اور اس کے کلمہ کے اعلاء کیلئے وہ اپنی زندگیاں وقف کرتے چلے جائیں۔

(الفضل یکم اکتوبر 1949ء صفحہ 3)

گویا ربوہ کی تعمیر کا مقصد اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنا، کثرت سے ذکر الٰہی کرنا۔ خدا کی تعلیم کے مطابق زندگی گزارنا۔ دین کی خدمت کرنا اور اشاعت حق کے لئے زندگیاں وقف کرنا ہے۔ ایک دفعہ حضرت مصلح موعود نے اس کا اظہار یہ کہہ کر فرمایا:۔

ہم نے اس مقام کو اس لئے بنایا ہے کہ تا اشاعت دین میں حصّہ لینے والے لوگ یہاں جمع ہوں اور دین کی اشاعت کریں اور دین کی خاطر قربانی دیں۔

رہائشیوں کی ذمہ داریاں

ربوہ میں مستقل رہائش رکھنے والوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ہدایت فرمائی کہ ہم اس مرکز کو (دینی) تہذیب وتمدن اور معاشرت کا ایک نمونہ بنانا چاہتے ہیں اس لئے جو لوگ بھی مکان بنا کر مستقل طور پر یہاں رہنا چاہیں گے انہیں بعض شرائط اور قواعد وضوابط کی پابندی کرنی ہوگی۔ مثلاً ہر شخص کو خواہ اس کی تجارت کا نقصان ہو یا اس کے کاروبار پر اثر پڑے سال میں ایک ماہ خدمت دین کیلئے ضرور وقف کرنا ہوگا۔ ہر بچے اور بچی کو سکول میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کرنا ہوگی۔ ہر فرد بشر کیلئے ...... اخلاق کو اس درجہ اپنانا ضروری ہوگا کہ وہ دوسروں کیلئے نمونہ بن سکے۔ مثلاً نماز با جماعت کی پابندی، داڑھی رکھنا وغیرہ۔

(الفضل 20/اپریل 1949ء)

اس لئے اہل ربوہ کا فرض ہے کہ وہ نمازوں کے پابند ہوں۔ دینی تہذیب کا شاہکار ہوں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے اور احترام کرنے والے ہوں۔ تعلیمی میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والے ہوں تا کہ اگر کوئی باہر سے آئے تو اس کے دل میں بھی ایسا نیک اور صالح انسان بننے کی امنگیں بیدار ہونے لگیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

’’مرکز میں اگر نمازوں میں سستی یا چستی پیدا ہو جائے تو باہر سے جب کوئی مہمان آئے گا تو وہ یہاں سے کچھ باتیں اخذ کرے گا اور اپنے گاؤں میں جا کر کہے گا کہ میں نے ربوہ میں دیکھا ہے کہ لوگ نمازوں کے بہت پابند ہیں آپ کیا کر رہے ہیں؟ اس طرح بہت حد تک اس جماعت کے لوگ پابند ہو جائیں گے لیکن اگر وہ مہمان مرکز سے بُرا اثر لے کر گیا تو جب کوئی اٹھ کر لوگوں کو نماز کی پابندی کی تلقین کرے گا تو وہ شخص کہے گا میں ربوہ گیا تھا وہاں بھی لوگ نماز کے پابند نہیں اس طرح جماعت میں سستی پھیل جائے گی۔‘‘ (الفضل 15/ستمبر 1951ء)

پھر حضور فرماتے ہیں۔

’’ربوہ کی بنیاد کی غرض یہ تھی کہ یہاں زیادہ سے زیادہ نیکی اختیار کرنے والوں کو اس غرض سے بسنا چاہئے کہ وہ یہاں رہ کر دین کی اشاعت میں دوسروں سے زیادہ حصہ لیں گے۔ ہم نے اس مقام کو اس لئے بنایا ہے کہ تا اشاعت دین میں حصہ لینے والے لوگ یہاں جمع ہوں اور دین کی اشاعت کریں اور اس کی خاطر قربانی کریں۔ پس تم یہاں رہ کر نیک نمونہ دکھاؤ اور اپنی اصلاح کی کوشش کرو۔ تم خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کر لو۔ اگر تم اس کی رضا کو حاصل کر لو تو ساری مصیبتیں اور کوفتیں دور ہو جائیں اور راحت کے سامان پیدا ہو جائیں۔‘‘ (ربوہ دار الہجرت 25)

ربوہ کو صاف ستھرا رکھنا چاہئے

ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ربوہ ایک عالمگیر مرکز ہے۔ ہر ایک کی اس پر نظر ہے۔ باطنی صفائی تو نظر آتے آتے آتی ہے مگر ظاہری صفائی تو ہر ایک کو فوراً نظر آ جاتی ہے اور اگر صفائی نہ ہو تو وہ بھی نظر آتی ہے۔ مثلاً اگر سڑکوں پر شاپر بکھرے ہوئے ہیں، گڑھے پڑے ہوئے ہیں۔ مختلف قسم کے کاغذات بکھرے ہوئے ہیں تو ہر ایک کو یہ نظر آئے گا اور ہمارے بارہ میں اچھا تاثر پیدا نہیں ہوگا۔ اس لئے ہر خادم وطفل کو چاہئے کہ راستے کو صاف رکھے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں آتا ہے کہ اگر سڑک پر جھاڑیاں یا پتھر اور کوئی گندی چیز ہوتی تو آپؐ کا عمل یہ ہوتا کہ خود اسے اٹھا کر ایک طرف کر دیتے اور فرماتے کہ جو شخص سڑکوں کی صفائی کا خیال رکھتا ہے خدا اس پر خوش ہوتا ہے اور اسے ثواب عطا کرتا ہے۔ (مسلم کتاب البر والصلہ)

پھر آپؐ فرماتے ہیں کہ رستوں میں بیٹھنا یا اس میں ایسی چیز ڈال دینا کہ مسافروں کو تکلیف ہو یا رستہ میں قضائے حاجت وغیرہ کرنا یہ خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ (مشکوۃ کتاب الطلاق)

اس لئے ہمیں اپنے ماحول میں صفائی کا اعلیٰ معیار رکھنا ہے۔ گھر کا کوڑا کرکٹ باہر نہ پھینکیں کہ اس سے ماحول گندہ ہوتا ہے اور بیماریاں پھیلتی ہیں۔ سڑکوں کی صفائی، نالیوں کی صفائی، ارد گرد کی صفائی بلکہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا ہے غریب دلہن کی طرح ربوہ کو سجا کر رکھیں۔ اور یاد رکھیں ربوہ کو صاف ستھرا رکھنا اور خوبصورت بنانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اپنے گھر کو صاف رکھنا اپنی گلیوں کو صاف رکھنا اپنے محلّہ کو صاف رکھنا، اپنے شہر کو صاف رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اس کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ ہر شخص انفرادی طور پر اس کا خیال رکھے اور دوسرا یہ کہ اجتماعی طور پر وقار عمل ہوں۔ بانی خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعود اپنے آقا ﷺ کی سنت میں خود بھی وقار عمل میں حصہ لیتے تھے۔ لوگ دیکھتے کہ حضور کہیں مٹی کی ٹوکری اٹھا رہے ہیں کہیں کدال سے مٹی کھود رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی خدام کے ساتھ وقار عمل میں بنفس نفیس حصہ لیتے تھے اور بڑے بڑے کام وقار عمل کے ذریعہ سر انجام دیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث وقار عمل کی روح یہ بیان فرماتے ہیں کہ:

’’وقار عمل کی روح یہ ہے کہ ہر احمدی نوجوان کو اس بات کی عادت ڈال دی جائے کہ وہ کسی کام کو بھی ذلیل اور حقیر نہ سمجھے اور جب تک یہ ذہنیت ہمارے نوجوانوں میں پیدا نہ ہو اس وقت تک وہ ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے اہل ہو ہی نہیں سکتے جو ذمہ داریاں خدا تعالیٰ نے ان پر ڈالی ہوئی ہیں۔‘‘

(مشعل راہ جلد 2 صفحہ 27)

پھر فرماتے ہیں۔

’’ہمیں وقار عمل ان طریقوں پر شروع کر دینا چاہئے جو ہمیں حضرت مصلح موعود نے بتائے تھے اور اس کی روح کو زندہ کرنا اور زندہ رکھنا چاہئے۔ 1950ء میں جب سیلاب آیا اس وقت ہمارا کالج لاہور میں تھا۔ اس وقت لاہور شہر کے بہت سے حصے جزیرے بن گئے تھے ڈی سی صاحب نے خدام الاحمدیہ اور تعلیم الاسلام کالج کے طلباء کو خصوصاً کہا اور تو کوئی کام نہیں کرتا تم جا کر کام کرو۔ بہر حال ہمیں کسی تکلیف میں بھی عار نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ ہم نے دنیا سے روحانی گند کو بھی دور کرنا ہے اور جسمانی گند کو بھی دور کرنا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمہ ڈیوٹی ہی یہ لگائی ہے کہ ہم دنیا کے گندوں کو دور کریں پس اس وقار عمل کی روح کو ہمیں قائم رکھنا چاہئے۔

ربوہ کے اطفال اور خدام وقار عمل کے ذریعہ شہر کو آئینہ کی طرف صاف رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ جناب نسیم سید صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ اخبار چوٹ ربوہ آئے۔ اس کی گلیوں، بازاروں میں چلے پھرے اور واپس جا کر اپنے تاثرات ان الفاظ میں بیان کئے کہ:۔

’’میرا ربوہ آنے کا چونکہ یہ پہلا موقعہ تھا اس لئے محض مٹر گشت کے خیال سے چل پڑا۔ ایک چیز جس

نے میرے ذہن پر گہرا اثر چھوڑا۔ ربوہ کے مختصر قصبہ میں صفائی کا بندوبست تھا۔ ، بازاروں اور کوچوں کی صفائی کسی اور شہر میں صفائی کا ہفتہ منانے کے دنوں میں بھی نہیں دیکھی جاسکتی۔ چھوٹی چھوٹی عمارات سے جنہیں ماڈرن طرز پر بنانے کی کوشش کی گئی تھی اور صاف ستھرا ماحول قابل رشک منظر پیش کرتا تھا۔‘‘

(الفضل 15؍اکتوبر 1955ء)

اس قابل فخر شہر کو ہمیشہ کے لئے قابل رشک بنائے رکھنے کی خاطر ایک دفعہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا تھا:۔

شہر کی صفائی کا باقاعدہ انتظام نہ ہونے کی وجہ سے جو شہر کی بدنامی ہوتی ہے اس سے سلسلہ کی بدنامی ہوتی ہے۔ ربوہ ایک مشہور شہر ہے۔ جو لوگ پاکستان آئیں گے وہ اب یہاں بھی آئیں گے اگر یہاں صفائی کا معیار دوسرے شہروں کی صفائی سے بلند نہ ہوگا تو وہ کہیں گے کہ احمدیوں کی تنظیم تو بہت اچھی ہے، لیکن ان کا شہر بہت گندا ہے۔ پس شہر کی صفائی کی طرف توجہ کرو اور درخت اور پھول اور سبزیاں لگاؤ۔ اگر سارے مل کر کوشش کریں تو وہ شہر کو دلہن بنا سکتے ہیں۔ پس تم شہر کو خوبصورت بناؤ۔ تا تمہارے دل بھی خوبصورت ہو جائیں۔ دیکھو رسول کریم ﷺ کو اس کا کس قدر خیال تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! نماز میں اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو۔ اگر تم صفیں سیدھی نہیں کرو گے تو تمھارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ اب صفیں سیدھی رکھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ دور سے دیکھنے والے کو خوبصورت معلوم ہوں پس **ان اللّٰہ جمیل یحب الجمال** سے مراد زیبائش ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود بڑا دیدہ زیب ہے اور وہ زیبائش ہی پسند کرتا ہے سو تم اپنے اندر زیبائش پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا اور تمہاری مدد کرے گا۔

(الفضل 14؍دسمبر 1955ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

ربوہ میں تقریباً 98 فیصد احمدی آبادی ہے۔ ایک صاف ستھرا ماحول نظر آنا چاہئے۔ اب ماشاء اللہ تزئین ربوہ کمیٹی کی طرف سے کافی کوشش کی گئی ہے، ربوہ کو سرسبز بنایا جائے اور بنا بھی رہے۔ کافی پودے، درخت گھاس وغیرہ سڑکوں کے کنارے لگائے گئے ہیں اور نظر بھی آتے ہیں۔ لیکن اگر شہر کے لوگوں میں یہ حس پیدا نہ ہوئی کہ ہم نے نہ صرف ان پودوں کی حفاظت کرنی ہے بلکہ اردگرد کے ماحول کو بھی صاف رکھنا ہے تو پھر ایک طرف سبزہ نظر آرہا ہوگا، اور دوسری طرف کوڑے کے ڈھیروں سے بدبو کے بھبھاکے اٹھ رہے ہونگے اس لئے اہلِ ربوہ خاص توجہ دیتے ہوئے اپنے گھروں کے سامنے نالیوں کی صفائی کا بھی اہتمام کریں تاکہ کبھی کسی راہ چلنے والے کو اس طرح نہ چلنا پڑے کہ گند سے بچنے کے لئے سنبھال سنبھال کر قدم رکھ رہا ہو اور ناک پر رومال ہو کہ بو آرہی ہے۔ ربوہ کا ہر چوک اس طرح سجنا چاہئے تاکہ احساس ہو کہ ہاں ربوہ میں صفائی اور خوبصورتی کی طرف توجہ دی گئی ہے اور ہر گھر کے سامنے صفائی کا ایک اعلیٰ معیار نظر آنا چاہئے .... ہر شہری کو اس طرف توجہ دینی ہوگی۔

(الفضل انٹرنیشنل 7؍مئی 2004ء صفحہ 6)

دوستو! یہ ہمارے ائمہ کے ارشادات ہیں۔ یہ خواہشات ہیں یہ توقعات ہیں کہ ہم شہر کو صاف ستھرا رکھیں۔ گندگی سے پاک کریں۔ گلیاں بازار صاف ہوں، دل و دماغ معطر ہوں۔ دینی ماحول ہو، نیک نمونہ ہو، انسان یہاں فرشتے نظر آئیں اور یہاں کی زمین عرش بریں لگے۔ اس کیلئے ہمیں وقار عمل کرنا پڑے تو کریں۔ جھاڑو دینا پڑے تو دیں، پانی کا چھڑکاؤ کرنا پڑے تو کریں۔ ربوہ کو غریب دلہن کی طرح سجانے کے لئے دن رات ایک کرنا پڑے تو کریں۔

سگریٹ نوشی، نشہ اور لغویات سے پرہیز

آج کل ہمارے ماحول میں نشہ کی عادت بہت عام ہوتی جارہی ہے اور نوجوان نسل ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اس کو فیشن کی طرح اختیار کر رہی ہے جبکہ ربوہ کے بارہ میں اوپر بیان کیے گئے ارشادات کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو ہمارے بڑوں نے ربوہ کو جو نقشہ دیا تھا وہ کیسا خوبصورت اور کیسا دل نشین تھا ہم نے اس نقشہ میں اچھے سے اچھے اور بہتر سے بہتر رنگ بھرنے ہیں۔ اپنے اخلاق کے لحاظ سے اپنے اعمال کے لحاظ سے اپنے کردار کے لحاظ سے، گلیوں اور بازاروں کی صفائی کے لحاظ سے۔ پس ربوہ میں رہنے والوں کی ان تمام ذمہ داریوں کے ساتھ ایک اہم ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ لغویات سے پرہیز کریں۔ سگریٹ نوشی، مجالس جما کر گپیں ہانکنے، وقت ضائع کرنے، لڑائی جھگڑا کرنے اور ایک دوسرے کی نکتہ چینی سے پرہیز کریں۔ خاص طور پر سگریٹ سے پرہیز کریں کیونکہ ایسا انسان جو سگریٹ کا عادی ہوتا ہے بسااوقات بڑھتے بڑھتے دوسری نشہ آور اشیاء کا استعمال بھی شروع کر دیتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ خود تو تباہ ہوتا ہی ہے پورے گھر کو بھی تباہی سے دوچار کر دیتا ہے اور معاشرے میں عضو معطل بن کر رہ جاتا ہے اور پھر نشہ پورا کرنے کے لئے جھوٹ اور چوری کا شکار ہو جاتا ہے اور اس دلدل میں ایسا پھنستا ہے کہ پھر باہر نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’وہ لوگ جو اس لغو عادت میں مبتلا ہیں کوشش کریں کہ اس سے جان چھڑائیں اور والدین خاص طور پر بچوں پر نظر رکھیں کیونکہ آج کل بچوں کو نشوں کی باقاعدہ پلاننگ کے ذریعہ عادت بھی ڈالی جاتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ یہ ہو جاتا ہے کہ بیچارے بچوں کے بُرے حال ہو جاتے ہیں...... آپ دیکھیں گے سگریٹ پینے کی وجہ سے حشیش یا دوسرے نشوں میں مبتلا ہو گئے اپنے کاموں سے بھی گئے، اپنی ملازمتوں سے بھی گئے۔ اپنی نوکریوں سے بھی گئے، اپنے کاروباروں سے بھی گئے۔ اپنے گھروں سے بھی بے گھر ہوئے، اور زندگیاں برباد ہوئیں۔ بیوی بچوں کو مشکل میں ڈالا خود پارکوں، فٹ پاتھوں یا پلیوں کے نیچے زندگیاں گزار رہے ہیں۔ گندے غلیظ حالت میں ہوتے ہیں۔ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا رہے ہوتے ہیں ڈسٹ بنوں (Dust Bins) سے گلی سڑی چیزیں چن چن کے کھا رہے ہوتے ہیں تو یہ سب اس لغو عادت کی وجہ سے ہی ہے۔‘‘ (خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 597)

اس لئے ربوہ کے خدام کو تو خاص طور پر ان لغویات سے پرہیز کرنا چاہیے جو نہ صرف انفرادی زندگی خراب کرتی ہیں بلکہ معاشرے کو بھی خراب کرتی ہیں۔ یاد رکھیں ربوہ میں ایک وقت ایسا بھی تھا کہ پورے ربوہ سے سگریٹ نہ ملتی تھی۔ سگریٹ لینے والے کو ریلوے سٹیشن پر جانا پڑتا تھا اور ہر اپنا پرایا جانتا تھا کہ احمدی سگریٹ نہیں پیتا بلکہ باہر سے آنے والے مہمان بھی اس بات کا لحاظ رکھتے تھے کہ جب اہل شہر سگریٹ نہیں پی رہے تو ہم بھی سرعام سگریٹ نہ پئیں بلکہ وہ کوئی نہ کوئی گوشہ تلاش کرتا جہاں وہ سگریٹ پی سکے۔ ہم سب کو اپنا یہ عہد زریں واپس لانے کی کوشش کرنی چاہئے کہ حدیث میں بھی ہر نشہ دینے والی چیز کو حرام قرار دیا گیا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود بھی فرماتے ہیں۔

’’حدیث میں آیا ہے ...... یعنی...... کا حسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جاوے۔ اسی طرح پر یہ پان، حقہ، زردہ (تمباکو)، افیون وغیرہ ایسی ہی چیزیں ہیں بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کرے کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان ان کا بفرض محال نہ ہو تو بھی اس سے ابتلا آجاتے ہیں اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے...... عمدہ صحت کو کسی بیہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہیں چاہئے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 219)

نامناسب افراد سے دوستی کی عادت

اسی طرح ہمارے نوجوانوں میں نامناسب افراد سے دوستی لگانے کا رجحان دن بدن بڑھتا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے ہمارے نوجوان نہ صرف یہ کہ نامناسب افراد کے ہاتھوں میں کھیل رہے بلکہ اُن کی وجہ سے بعض گھروں کو بھی برباد کر رہے ہیں اور اخلاقی شکایات میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس لحاظ سے یہ بات یاد رکھیں کہ جس مسیح موعود کو ہم نے مانا ہے اور اُس کی بیعت کر کے اپنے آپ کو اس کی جماعت کا وجود سمجھتے ہیں وہ ایسے افراد کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

’’جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے اور قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے اور رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے...... جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بداثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔‘‘

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18-19)

اس آخری فقرہ یعنی جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بداثر ڈالتا ہے ہمارے ان نوجوانوں کو سوچنا چاہئے جو نامناسب نوجوانوں سے دوستیاں لگاتے ہیں ان کی محفلوں میں بیٹھتے ہیں جس کے نتیجہ میں بہت سی خرابیاں اور غلط فہمیاں جنم لیتی ہیں ایسے نوجوانوں کو ضرور یاد رکھنا چاہئے کہ انسان اپنے دوستوں کی وجہ سے ایک تعارف اور پہچان رکھتا ہے اس لئے وہ سوچے کہ کس اور کیسے انسان کو دوست بنا رہا ہے اور ایسی محفلیں اور مجلسیں جمانے والوں کو حضرت مسیح موعود کا یہ فقرہ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ

’’جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔‘‘

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19)

پس اگر آپ احمدی نوجوان ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر ان بدرفیقوں کو چھوڑ دیں جو آپ پر برا اثر ڈالتے ہیں اور ان محفلوں سے دستکش ہو جائیں جس کے نتیجہ میں آپ کا تعلق امام آخرالزمان سے ٹوٹتا ہے۔

لڑائی جھگڑے کی عادت

ایک اور برائی جو ہمارے نوجوانوں میں دن بدن راہ پا رہی ہے وہ یہ ہے کہ نوجوان گروپ بنا کر باقاعدہ پلاننگ کر کے ایک دوسرے کے خلاف لڑائی جھگڑے کا پروگرام بناتے ہیں، جو کہ کسی صورت بھی ایک احمدی کو زیب نہیں دیتا۔ پس ربوہ میں رہتے ہوئے ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ہم امن اور سلامتی کے پیغامبر ہیں۔ ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ ہمارا ماٹو ہے۔ اس لئے کبھی لڑائی جھگڑا نہ کریں اور اگر کبھی کسی سے تلخ کلامی ہو بھی جائے تو سب سے پہلے صلح کی طرف ہاتھ بڑھائیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ’’والصلح خیر‘‘ صلح ہی بہتر ہے اور ہمیں صحابہ کے اس نمونہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ بخاری شریف میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے درمیان کچھ ناراضگی ہوئی۔ حضرت عمرؓ گھر چلے گئے۔ مگر حضرت ابوبکر صدیق دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عمر سے ناراضگی ہوگئی ہے۔ قصور میرا ہے عمر کا کوئی قصور نہیں مجھے اس سے معافی دلوادیں۔ حضرت عمرؓ گھر پہنچے تو انہیں خیال آیا۔ میری غلطی تھی۔ ابوبکر بڑے ہیں۔ چلیں ان سے معافی مانگتا ہوں۔ حضرت ابوبکرؓ کے گھر پہنچے تو پتہ لگا وہ تو گھر میں نہیں ہیں۔ آپ سمجھ گئے چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔ جب نزدیک ہوئے تو حضرت ابوبکر پھر عرض کرنے لگے یارسول اللہ میرا قصور تھا۔ عمر کا قصور نہ

تھا۔آپ یہ اس لئے کررہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عمرؓ پر ناراض نہ ہوں۔ حضرت عمرؓ نے آگے بڑھ کر عرض کیا نہیں یارسول اللہ! میری غلطی تھی۔ میرا قصور تھا۔ مجھے ابوبکر سے معافی دلوادیں۔ اب دیکھیں جہاں یہ نقشہ ہو وہاں لڑائی جھگڑا باقی رہ سکتا ہے؟ ہر گزنہیں ۔ بلکہ وہاں تو پھر اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے رحماء بینھم کہ وہ باہم بہت محبت رکھنے والے ہیں۔ یادرکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کے نزدیک لوگوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ جھگڑالو ہو۔

(بخاری کتاب التفسیر)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہوکر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ......تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہوجاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی، تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد19 صفحہ 12-13)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''پس میری یہ نصیحت ہے کہ کبھی بھی نہ لڑو۔ ایک دوسرے سے مسکراتے چہروں سے ملاقات کرو۔ کسی کا حق نہ مارو۔ غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے جہاں تک طاقت میں ہو اپنے حقوق چھوڑ دو۔ بے شک دینے والا تو اللہ ہے وہ دیتا ہے۔ جب دینے پر آتا ہے تو اتنا دیتا ہے کہ آپ کی جھولیوں میں چیز سمانہیں سکتی۔''

(الفضل 8/اگست 1981ء)

سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''خدا کرے کہ ہم آپس میں جو چھوٹی چھوٹی باتوں میں رنجشیں ہیں اور لڑائیاں ہوتی ہیں ان کو جلد ختم کرنے والے ہوں ہر کوئی جلد صلح کی طرف بڑھنے والا ہو......بہت سی لڑائیاں صرف اس لئے چل رہی ہوتی ہیں کہ دلوں کے کینے دور نہیں ہوتے ۔ پس صلح کرنے کی ضرورت ہے دلوں کو صاف کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہر ایک کو کینوں سے اپنے آپ کو صاف کرنا چاہئے۔''

(خطبات مسرور جلد2 صفحہ 675-676)

عزیز دوستو! پہلے جب لوگ ربوہ آتے تھے تو صحیح دینی تہذیب وتمدن انہیں ربوہ میں نظر آتا تھا۔ پیار اور محبت، امن اور آشتی کی فضا انہیں ربوہ میں نظر آتی تھی اور وہ اس کا برملا اظہار بھی کرتے تھے۔ ایک دفعہ جناب نسیم سید صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ اخبار ''چوٹ'' ربوہ آئے ۔ ربوہ کے گلی کوچوں میں چلے پھرے ۔ لوگوں سے میل ملاقات کی اور جاکر اپنے اخبار میں یہ رپورٹنگ کی۔

''ان میں وہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں جن کے لئے معاشرہ میں اصلاح کی جاتی ہے۔ معدودے چند افراد کو چھوڑ کر یہ لوگ اپنے عقیدہ میں راسخ، مخلص، راست گو اور دیانت دار ہوں گے۔ اپنے ساتھیوں کی مدد کے لئے ایک احمدی ذاتی نقصان کی پرواہ نہیں کرے گا اور جہاں مجموعی مفاد کا سوال ہوگا وہاں کسی بھی شخص کی بہبودی اس کی سدراہ نہیں ہوسکتی ۔ یہی وہ صفات ہیں جو کسی قوم کی تعمیر میں خشت اول کی حیثیت رکھتی ہیں۔'' (الفضل 15/اکتوبر 1955ء)

ایک غیر از جماعت مکرم اقبال شاہ صاحب لاہور سے تشریف لائے ربوہ دیکھا اور یوں تاثر بیان کیا۔

صحیح دین کی جھلک ربوہ میں ملتی ہے مثلاً ربوہ میں نماز کی سختی سے پابندی کی جاتی ہے۔ یہاں کوئی بے ایمانی نہیں کرسکتا۔ مستورات کا احترام کیا جاتا ہے۔

ایک اور صاحب ''کافروں کی بستی'' کے عنوان سے لکھتے ہیں:۔

''ایک بات ضرور عرض کرنے کے قابل ہے سب لوگ یہ کافر بڑے سے بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا امیر ہو یا غریب نماز پوری پابندی سے ادا کرتے ہیں میں سوچتا رہا یہ اچھے کافر ہیں نماز کے پابند، اچھے اخلاق کے مالک، اچھی طرح ایک نظام کے ماتحت خدمت خلق کا جذبہ موجود ہے۔''

سو اللہ کرے کہ ہم سب اپنی کوششوں سے ربوہ کو ہر لحاظ سے ایسا صاف ستھرا، پاک وطیب بنادیں کہ ایسے مناظر ہر دیکھنے والے کو ملیں۔ جو شاعر نے اس طرح بیان کئے ہیں:۔

میخانۂ عرفان ہیں ربوہ کے نظارے
تسکینِ دل وجان ہیں ربوہ کے نظارے
ہر ذرہ خاکی میں نہاں سوزِ عمل ہے
تلقین کا عنوان ہیں ربوہ کے نظارے

مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب

مکرم ناصر احمد کاٹھگڑی صاحب عرف بہادر شیر

محترم ناصر احمد صاحب بہادر شیر بہت ہی وفادار، فرض شناس، سادہ، مخلص، نڈر اور خلافت کے دیوانے تھے۔ 1928ء کو کاٹھگڑھ میں مکرم محمد علی شاہی ولد عبدالعزیز خاں صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابھی پانچ سال ہی کے تھے کہ والدہ کی وفات ہوگئی۔ ابتدائی تعلیم احمدیہ مڈل سکول کاٹھ گڑھ سے حاصل کی۔ اس کے بعد مزید تعلیم سے دل اچاٹ ہوگیا۔ جب آپ کی عمر انیس سال کی تھی تو ملک کی تقسیم ہوگئی اور آپ اپنے خاندان کے ہمراہ چک 68 ج، ب لائلپور آگئے۔ جہاں آپ کے والد صاحب محمد علی شاہی نے اپنی وراثتی زمین الاٹ کروالی۔ جب فرقان فورس میں بھرتی ہونے کی تحریک ہوئی تو آپ اس میں بڑے شوق سے بھرتی ہوگئے۔ جس میں آپ کو حسن کارکردگی پر ایک تمغہ بھی ملا تھا۔ جو کہ ہمارے پاس محفوظ ہے۔ فروری 1951ء میں آپ کو آبادکاری سکیم کے تحت پندرہ ایکڑ زمین چک نمبر 2 ٹی ڈی اے ضلع خوشاب میں ملی۔ 1948ء میں آپ کی شادی چوہدری مظہر خاں صاحب (جو کہ رفیق حضرت مسیح موعود تھے اور تعلیم الاسلام ہائی سکول بورڈنگ قادیان کے ملازم تھے) کی بیٹی بسم اللہ بیگم سے ہوئی۔ گاؤں کی جماعت میں کئی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ سیکرٹری مال بھی رہے۔ آپ کبڈی کے اچھے کھلاڑی تھے۔ ہر سال جلسہ سالانہ ربوہ پر آنا آپ کا شوق تھا۔ بچپن سے جوانی تک آپ کو کسی سے لڑتے جھگڑتے کبھی نہیں دیکھا۔ آپ صابر، باحوصلہ، نرم زبان استعمال کرنے والے، بااخلاق اور ہنس مکھ نوجوان تھے۔ 1962ء میں آپ ربوہ منتقل ہو گئے اور دفتر حفاظت خاص میں پہریدار بھرتی ہوگئے۔

فرائض کی ادائیگی میں چست واقع ہوئے تھے۔ آپ کے کردار کے جوہر خلافت ثالثہ کے دور میں کھلے۔ جب آپ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی نظر شفقت پڑی۔ جس نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ آپ کا تعلق زمیندار گھرانے سے تو تھا ہی اور کاشتکاری کا تجربہ بھی رکھتے تھے۔ حضور نے آپ کو اس خدمت کے ساتھ ساتھ نصرت آباد کی زمینوں کا نگران بھی مقرر کردیا اور احمد نگر کی زمین بھی آپ کی نگرانی میں دے دی۔ جس سے آمدنی میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ اس دوران بہادر شیر کا نام آپ کو عنایت ہوا۔ زمین کی نگرانی اور کاشت کے دوران بہادر شیر کو بڑے بڑے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر پیارے آقا کی اشیرباد سے یہ شیر آگے سے آگے بڑھتا گیا۔ بہادر شیر کو جنون کی حد تک خلافت سے پیار تھا اور اپنے فرائض کو تندہی سے بجالانے کی عادت نے اور اخلاص اور وفاداری کے اعلیٰ اخلاق نے آپ کو خلیفہ وقت کی نظروں میں محترم بنادیا۔

آپ کے ذمہ بہت ہی اہم اور نازک فرائض ہوتے تھے۔ حضور کی زمینوں پر سے دودھ دوہ کر صبح صبح سائیکل پر لاکر چیک کرکے گھر دینا آپ کا معمول تھا۔ حضور کی خدمت کا اعزاز آپ کو اسقدر ملا کہ اب ہم سب کو رشک آتا ہے۔ حضور کے لئے مکھن تیار کرنا، ساگ پکانا، چکی پر آٹا پیس کردینا اس خدمت کی توفیق اہلیہ بہادر شیر کو بھی ملی۔ حضور کی پگڑی کو مایا اور کلف لگانا، پگڑی باندھنا، جوتا پالش کرنا، ان سب خدمات کی اکثر توفیق پائی۔ بہادر شیر پر حضور کی نظر شفقت مسلسل رہی۔ یہاں تک کہ 1980ء کے سفر یورپ اور امریکہ کے لئے آپ کو حضور نے ساتھ تیار کرلیا۔ حضور نے بہادر شیر کو کوٹ پتلون سلوا کر دیا اور ٹائی بھی دی۔ جو کہ بہادر شیر نے زندگی میں پہلی بار اپنے آقا کے حکم کی تعمیل میں زیب تن کی اور سارے ملکوں کا دورہ کیا۔ اسی سال بیت سپین کا سنگ بنیاد بھی تھا۔ پیدروآباد میں جب حضور تشریف لائے تو فرمایا، بہادر شیر ذرا کرم (قدم) مارو اور بتاؤ کہ یہ زمین کتنی ہے۔ اس پر بہادر شیر نے اپنے آقا کے حکم کی تعمیل کی۔

اہلیہ بہادر شیر نے مجھے بتایا کہ بہادر شیر نے کبھی بھی اپنی ڈیوٹی کو آٹھ گھنٹے یا مقررہ وقت تک محدود نہ رکھا تھا۔ اکثر آپ اپنے آقا کے قریب رہتے۔ جب تک اکثر نصف شب تک حضور دفتر میں موجود رہتے۔ ڈیوٹی دوسرے پہریداروں کی ہوتی۔ مگر پھر بھی بہادر شیر ضرور موجود ہوتے اور نماز فجر پر اسی طرح چاق وچوبند بیت مبارک میں موجود ہوتے۔ گھر پر کم وقت گزارتے تھے۔ آپ کی حد درجہ محبت خلافت اور فرض شناسی کے دلکش رویے کو پہچانتے ہوئے حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نے کمال شفقت سے 1982ء میں بہادر شیر کو افسر حفاظت خاص مقرر فرمایا۔ ایک ان پڑھ نوجوان کو نظر خلافت نے سونے سے کندن بنادیا۔ جس پر کہ ہر کوئی رشک کرتا تھا۔ بعض احباب اس فیصلے پر انگشت بدنداں بھی ہوئے مگر خلفائے وقت کے فیصلے حکمت سے خالی نہیں ہوا کرتے۔ حضور (خلیفۃ المسیح الثالث) نے بہادر شیر پر کمال درجہ تک اعتماد کیا اور اکثر اہم مواقع پر بہادر شیر کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ 1974ء میں قومی اسمبلی کے دروازے تک بہادر شیر ساتھ ہوتے اور گھنٹوں اپنے آقا کی حفاظت کے پیش نظر منتظر کھڑے رہتے۔ آپ کو خلافت رابعہ کے دور میں تقریباً نوماہ خدمت کی توفیق ملی اور 1982ء میں دورہ یورپ میں حضور کے ساتھ سفر کی سعادت نصیب ہوئی۔ بیت سپین کے افتتاح میں بھی شامل ہوئے۔

22 مارچ 1983ء کو آپ حسب معمول احمد نگر سائیکل پر زمینوں پر جارہے تھے کہ آپ کو دل کا دورہ پڑا جو کہ جان لیوا ثابت ہوا۔ یوم مسیح موعود کے موقع پر جبکہ بیت مبارک میں لوگوں کی کثیر تعداد جمع تھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ آپ کے چہرے کو بوسہ دیا اور جنازے کو کندھا دیا موصی ہونے کی وجہ سے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ آپ کے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ جو کہ سب بیرون ملک جرمنی، سویڈن، برطانیہ میں مقیم ہیں۔ ایک بیٹا احمد محمود مربی نائیجیریا ہے۔ دوسرا طاہر احمد لندن میں رہائش پذیر ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اور ان کے ورثا کو ان کی نیکیاں قائم رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

تبصرہ

بد رسوم، گلے کا طوق

ترتیب وتالیف: وحید احمد رفیق صاحب
پبلشر: قمر احمد محمود صاحب
شائع کردہ: مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
صفحات: 110

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے فیصلہ جات مجلس شوریٰ2009ء کے تحت یہ کتاب شائع کی ہے بد رسوم سے اجتناب کے اہم عنوان کے تحت دینی تعلیمات اور قیمتی ارشادات کو ایک جگہ جمع کرنا بلاشبہ ایک غیر معمولی کام ہے۔ دین حق کی تعلیم اور اس تعلیم کے مطابق بتائے گئے رہن سہن کے آسان طریقوں کو چھوڑ کر بعض لوگ بدرسوم کی وجہ سے صراط مستقیم سے ہٹ جاتے ہیں اور اپنی زندگی کو مشکلات کا گہوارہ بنا لیتے ہیں۔

مجلس مشاورت2009ء کی ایک تجویز یہ تھی کہ بڑے شہروں میں شادیوں کے مواقع پر جماعتی روایات واقدار کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ تجویز ہے کہ جماعت کی طرف سے شادی کے ہر موقع سے پہلے جماعتی روایات کی پاسداری کرنے کی یاددہانی ہر گھر میں کروائی جانی چاہئے تاکہ افراد وخواتین شادیوں پر اس کا خیال رکھیں اور شادی کے صحیح نمونے جماعت میں نظر آئیں۔

زیرتبصرہ کتاب میں شادی بیاہ کی رسوم کے ساتھ ساتھ وفات اور ہمارے معاشرے میں پائی جانے والی متفرق رسوم سے متعلق قرآن کریم، احادیث نبویہ، حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کے ارشادات کو جمع کیا گیا ہے تاکہ ہم دین حق کی تعلیم کی روشنی میں اپنی زندگیاں گزار سکیں اور اپنے معاشرے کو ان رسموں کے جال سے آزاد کرا سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تمام انسانیت کے زندگی گزارنے کے لئے بنیادی اصول بیان فرمائے ہیں اور آنحضورﷺ نے ان کے مطابق زندگی گزار کر بہترین نمونہ قائم فرمایا ہے اور ان تعلیمات کو دیکھ کر سمجھا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے کے انسان کی ہدایت کے لئے بنیادی اصول بیان فرما دیئے ہیں۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی انسان اسی طرح ان تعلیمات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جیسا کہ آج سے چودہ سو سال قبل کا انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا تھا۔

پاک و ہند کے معاشرے میں ہر موقع پر رسوم کی بھرمار ہے دنیا کے اور ممالک میں بھی رسوم ہوتی ہیں لیکن اس سلسلہ میں جتنا رسم و رواج میں ہمارا معاشرہ جکڑا ہوا ہے باقی دنیا میں اس کی مثال نظر نہیں آتی۔ جو فرسودہ رسوم اور بدعات ہمارے ہاں پائی جاتی ہیں ان کا تعلق زندگی کے تمام طبقہ ہائے فکر سے اور زندگی کے تمام شعبوں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے جو طریق بتائے ہیں وہ اتنے سہل اور آسان ہیں کہ ہمارے لئے ان پر عمل کرنا ہرگز مشکل نہیں۔ لیکن بہت سے لوگوں کی عادت ہے کہ وہ زائد بوجھ اٹھا لیتے ہیں جس کا شریعت نے حکم نہیں دیا۔ نکاح اور شادی بیاہ کے موقع پر ہمارے معاشرے میں لوگوں نے ایسی ایسی رسمیں ایجاد کر لی ہیں جن کا دینی تعلیمات میں ہمیں حکم نہیں دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضورﷺ کو تمام انسانوں کے لئے بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ اس نمونے سے ہر طبقہ زندگی سے وابستہ انسان ہدایت حاصل کر سکتا ہے۔ آنحضرتﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے ہماری شریعت میں کوئی نئی بات داخل کی جو خلاف شریعت ہو تو وہ رد کر دینے کے قابل ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں، میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے، گلے کا ہار ہو رہی ہیں......... سو آج ہم کھول کر بآواز بلند کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر (دین حق) کی راہ اختیار کی جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں انسان میں ایک مرض ہے جس میں یہ ہمیشہ اللہ کا باغی بن جاتا ہے......... وہ مرض عادت، رسم و رواج اور دوم نقد ضرورت یا کوئی خیالی ضرورت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں، فطرت انسانی کو تو اللہ تعالیٰ نے پاک بنایا ہے لیکن اس میں رسم و رواج کا گند مل کر اسے خراب کر دیتا ہے۔ آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں فضول رسمیں قوم کی گردن میں زنجیریں اور طوق ہوتے ہیں جو اسے ذلت اور ادبار کے گڑھے میں گرا دیتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں، احمدی گھرانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام بدرسوم کو جڑ سے اکھیڑ کر اپنے گھروں سے باہر پھینک دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں، رسمیں اپنی ذات میں بھی بے ہودہ چیزیں ہیں اور اپنے آپ کو ان سے آزاد کرانا آپ کی اپنی بھلائی میں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اپنے آپ کو معاشرے کے رسم و رواج کے بوجھ تلے نہ لائیں۔ آنحضرتﷺ تو آپ کو آزاد کروانے آئے تھے اور آپ کو ان چیزوں سے آزاد کیا اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہو کر آپ اس عہد کو مزید پختہ کرنے والے ہیں۔

زیرتبصرہ کتاب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے احباب جماعت کے لئے ایک قابل قدر مساعی ہے۔ اس کے مطالعہ سے ہر احمدی مرد، عورت نوجوان اور بچہ بدرسومات سے بچنے کی پوری کوشش کرے گا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی تعلیمات ہمیں رسوم و رواج کی غلامی سے نکالنے کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کی بدرسومات سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی توفیق سعید عطا فرمائے۔ آمین

(ایف شمس)

ساتویں تقریب تقسیم انعامات

(دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ادارہ دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ربوہ کو مورخہ 20 مئی 2010ء کو شام 6 بجے بمقام سیمینار ہال ایوان محمود میں اپنی ساتویں تقریب تقسیم انعامات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل تھے۔

تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد مکرم حفیظ الرحمٰن راشد صاحب پرنسپل دارالصناعۃ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ:۔

سیدنا حضرت مصلح موعود جو مجلس خدام الاحمدیہ کے بانی بھی تھے آپ نے بارہا نوجوانوں کو محنت کا عادی بننے کی طرف توجہ دلائی۔ دور حاضر میں سائنس اور فنی تعلیم ایک ناگزیر امر ہے۔ جس کے بغیر ہم دنیا کی دوڑ میں شامل نہیں ہو سکتے اور یہی زندہ قوموں کی ترقی کا راز ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود نے 1934ء میں قادیان کی مبارک بستی میں نوجوانوں کو ہنر سکھانے اور انہیں مفید شہری بنانے کے لئے جس ادارہ کی بنیاد رکھی تھی۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو از سر نو اس کے آغاز کی توفیق ملی۔ ربوہ میں بیروزگار خدام کو ہنر سکھانے کے لئے کسی مستند ادارے کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ جس کی سفارشات مرکزی مجلس شوریٰ نے بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں پیش کی تھیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (جب آپ ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے) کی خواہش پر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو اس ادارے کے قیام کی توفیق ملی۔

اس ادارے کی منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے عطا فرمائی اور ازراہ شفقت اس ادارے کا نام دارالصناعۃ عطا فرمایا۔ اس ادارہ نے فوری ضرورت کے تحت ایک عمارت (فیکٹری ایریا) ربوہ میں کرایہ پر حاصل کر کے کام کا آغاز کیا اور 15 فروری 2004ء سے باقاعدہ آٹو مکینک کی کلاس شروع ہوئی۔ جبکہ مئی 2004ء سے آٹو الیکٹریشن، کوکنگ اور کارپینٹر کی کلاسز کا اجراء ہوا۔ اس کے بعد درج ذیل ٹریڈز کا اضافہ بھی ہو چکا ہے۔

2005ء میں ریفریجریشن وائیر کنڈیشننگ، 2006ء میں جنرل الیکٹریشن، 2010ء میں پلمبنگ، جدید باغبانی، ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

دارالصناعۃ میں اب تک پاکستان کے مختلف علاقہ جات کے 1041 طلباء داخلہ لے چکے ہیں جبکہ پاس آؤٹ ہونے والے طلباء کی تعداد 796 ہے۔

اس ادارہ سے فارغ التحصیل طلباء میں سے بہت سے ایسے ہیں جو خدا کے فضل سے مختلف شعبہ جات میں نمایاں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

ادارہ ہذا میں جو ٹریڈز سکھائے جا رہے ہیں ان کی معاشرے میں بہت مانگ ہے نیز آمد کا معقول ذریعہ بھی ہیں۔ اس امر کے پیش نظر اس ادارے میں آجکل آٹو مکینک، ریفریجریشن وائیر کنڈیشننگ، ووڈ ورک، آٹو الیکٹریشن، جنرل الیکٹریشن، پلمبنگ، جدید باغبانی اور ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن کی کلاسز جاری ہیں۔ ڈرائیونگ اور کمپیوٹر کلاسز ایوان محمود میں جاری ہیں۔

اس لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی بھرپور کوشش ہے کہ ادارہ دارالصناعۃ میں جماعت احمدیہ کے فارغ التحصیل نوجوان جو اپنی تعلیم کسی وجہ سے جاری نہیں رکھ سکے۔ انہیں مختلف ٹریڈز میں فنی تربیت دے کر اس قابل بنایا جائے کہ کوئی نوجوان بیکار نہ رہے اور ادارہ سے فارغ ہونے کے بعد زینہ بہ زینہ کامیابیاں حاصل کرتا رہے۔

رپورٹ کے بعد مکرم مہمان خصوصی نے نمایاں اعزاز پانے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور بعدازاں انہیں نصائح سے نوازا۔ آخر پر مکرم خواجہ سعادت احمد صاحب ڈائریکٹر دارالصناعۃ نے مہمانان و اساتذہ کرام اور طلباء کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔

دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ حاضری 100 کے قریب رہی۔ بعدۂ مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام احمدی نوجوانوں کو حضرت مصلح موعود کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(اے۔نور)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

❁ مکرم محمد مالک خضر صاحب نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عزیزم وقاص مالک کا لاہور سے ربوہ آتے ہوئے موٹروے پر کار ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں زخم آئے ہیں اور وہ ذہنی طور پر کافی پریشان ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

اسی طرح میرا چھوٹا بھائی عزیزم مشتاق احمد تنہا صاحب کے معدہ کا آپریشن امریکہ میں ہوا ہے اب وہ ہسپتال سے گھر شفٹ ہو گئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

نیز خاکسار کے بڑے بھائی کا پوتا عزیزم تانیس احمد عرصہ تین ہفتے سے گردن توڑ بخار میں مبتلا ہے اور بیہوشی کی حالت میں جناح ہسپتال کراچی میں داخل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو صحت وتندرستی عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ اسے ہر قسم کی تکلیف سے دور رکھے۔ آمین

❁ مکرم محمد سرور صاحب کارکن اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم اللہ یار ناصر صاحب کارکن شعبہ وکالت تصنیف تحریک جدید کی آنکھوں کا آپریشن 5 جون 2010ء کو متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کو کامیاب کرے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

اسی طرح خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں مگر آجکل طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم کرامت احمد گھمن صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈیفنس لاہور تحریر کرتے ہیں:۔

میری والدہ محترمہ رضیہ بشارت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشارت احمد گھمن صاحب صدر جماعت احمدیہ کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ 13 مئی 2010ء کو بعمر 71 سال اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئیں۔ 14 مئی کو مکرم نوید مصطفیٰ صاحب مربی سلسلہ نے کوٹ کرم بخش میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں قریبی دیہاتی جماعتوں کے احباب بھی شامل ہوئے۔ بعد ازاں ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں نماز جمعہ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ شعبہ تدریس سے وابستہ رہیں۔ لمبے عرصہ تک بطور صدر لجنہ کوٹ کرم بخش خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت مخلص اور مہمان نواز تھیں کئی بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے خاوند کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بیٹوں میں مکرم بریگیڈئیر ارادت احمد صاحب کھاریاں، خاکسار اور مکرم سعادت احمد صاحب کوٹ کرم بخش تین بیٹیاں مکرمہ فرح انور صاحبہ اہلیہ مکرم محمد انور ورک صاحب ڈی آئی جی ریلوے پولیس، محترمہ طیبہ عمران صاحبہ اہلیہ مکرم عمران احمد صاحب فیروزوالا، مکرمہ زاہدہ اظہر صاحبہ اہلیہ مکرم اظہر رشید صاحب ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم بشارت احمد طاہر صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ حال مقیم جرمنی اطلاع دیتے ہیں۔

میرے والد محترم مہر دین صاحب ابن مکرم میاں ناظر دین صاحب مورخہ 31 مئی 2010ء کو تین ماہ کی علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ خاکسار کی سب سے چھوٹی خالہ کا بیٹا برادرم محمد شامل منیر ابن مکرم محمد منیر صاحب شادمان لاہور جس کی عمر 20 سال تھی۔ سانحہ دارالذکر میں قربان ہوگئے تو اس کا جنازہ پہلے ہمارے گھر ہی رکھا گیا اور والد صاحب نے اس المناک سانحہ کا بھی گہرا صدمہ لیا۔ آپ موصی تھے آپ کی نماز جنازہ مورخہ یکم جون کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ مرحوم شعبہ کے اعتبار سے ایک ماہر فیبریکیٹر تھے اور ایک عرصہ سے جماعتی ادارہ جات کے مختلف کام سرانجام دے رہے تھے اور حضور انور کے فارم پر بھی حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی روشنی میں حضور کے منشاء کے مطابق کام کر کے حضور کی خوشنودی اور دعاؤں کے مورد ٹھہرے اور بہت خوش تھے کہ حضور انور نے اس عاجز کے کام کو پسند فرمایا ہے۔ جرمنی میں بھی جتنا عرصہ قیام رہا بے لوث جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ ناصر باغ جرمنی کی ابتدائی تعمیر میں بھی وقار عمل کے ذریعہ وافر حصہ لیا۔ خاکسار کے علاوہ آپ کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ تین بیٹیاں اور خاکسار شادی شدہ ہیں اور ہم سب جرمنی میں مقیم ہیں، پاکستان میں صرف خاکسار کا چھوٹا بھائی مکرم وجاہت احمد صاحب والدین کی خدمت اور میری نانی اماں جو کہ ایک لمبا عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں ان کی دیکھ بھال کی توفیق پا رہے ہیں اور باوجود کم عمری اور چھوٹا ہونے کے اس نے یہ صدمہ بڑے حوصلے سے برداشت کیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

حضرت مولوی غلام امام صاحب عزیز الواعظین

رفیق حضرت مسیح موعود یکے از 313

حضرت مولوی غلام امام منی پورآسام کے تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام شاہ محمد بن محمود شاہ تھا۔ ساکن جمال پور تھے۔ آپ چھوٹے سے قد کے دبلے پتلے، غریب، منکسر المزاج، کم گو، متقی اور صاف باطن شخصیت کے مالک "عزیز الواعظین" کا لقب پانے والے تھے۔ حضرت مولوی غلام امام صاحب اصل میں شاہجہانپور کے رہنے والے تھے لیکن اپنی ملازمت کے سلسلے میں بھارتی صوبہ آسام کے شہر منی پور میں سکونت اختیار کر گئے اور وہیں اپنی ساری عمر گزاری۔

بیعت:

رجسٹر بیعت کے ریکارڈ میں آپ کی بیعت کا نمبر 327 ہے جہاں آپ کو ابن شاہ محمد بن محمود شاہ ساکن جمال پوری حال منی پور ملازم صاحب لکھا گیا ہے۔

آپ منی پور میں ایک انگریز ایگزیکٹو انجینئر مسٹر مچل کے ہاں بطور خانساماں ملازم تھے اور ان کے تمام گھر کا انتظام کرتے تھے۔

حضرت اقدس کی کتب میں ذکر:

تبلیغ رسالت جلد ہشتم میں مندرجہ ایک اشتہار میں حضور نے اپنی جماعت کے مخلصین کا تذکرہ فرمایا ہے اور ان کے اخلاص کو تعریفی کلمات سے نوازا ہے۔ ان مخلصین میں آپ کا نام بھی شامل ہے۔ اسی طرح آئینہ کمالات اسلام (حصہ عربی) میں حضور اپنے مریدوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ومن الاحباء فی اللہ أخی المولوی غلام امام منی پور"۔

حضرت اقدس نے سراج منیر میں جلسہ ڈائمنڈ جوبلی کے شرکاء اور کتاب البریہ میں پُرامن جماعت کے ضمن میں آپ کا ذکر فرمایا۔

صاحب الہام ورویا وجود:

آپ ایک صاحب الہام ورویا صادقہ بزرگ تھے۔ خود انگریز انجینئر آپ کی بزرگی کا قائل تھا۔ آپ دو دفعہ منی پور آسام سے قادیان گئے۔ حضرت مسیح موعود کی صداقت تک رسائی کا بڑا ذریعہ خود آپ کے کشوف ورویا صادقہ ہوئے۔ اس امر کو حضرت غلام امام صاحب نے قادیان کے مجمع میں بھی بیان کیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"......میں نے بہت دفعہ حضرت اقدس کو رویا میں دیکھا ہے اور کئی مرتبہ حضرت ...... نے بھی ان کی تصدیق کی ہے کہ یہ شخص یعنی حضرت مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں بالکل سچا ہے......"

دینی خدمات:

بھارت کے دور دراز کے صوبے آسام میں آپ کے ذریعے احمدیت کو بہت فروغ ملا اور بہت سے افراد آپ کے ذریعہ احمدی ہوئے۔ سلسلے کی مالی تحریکات میں بھی مسابقت کا رنگ رکھتے تھے۔ آپ منی پور میں صدر انجمن کے سیکرٹری رہے اور نہایت محنت سے اس ذمہ داری کو نبھایا۔ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان 12-1911ء میں ذکر ہے کہ:

"منی پور واقعہ آسام ...... سیکرٹری مولوی غلام امام صاحب عزیز الواعظین، اس جگہ مولوی صاحب کا وجود غنیمت ہے اور آپ ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ مولوی صاحب کو سلسلہ سے بڑا اخلاص ہے اور بڑی محنت سے تکلیف اٹھا کر کام کرتے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً"۔

آپ حضرت مسیح موعود کی ایک معقول رقم سے مدد فرماتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کا پہلا اشتہار جو انگریزی اور اردو میں تھا آپ ہی کے توسط سے آسام کے مولانا محمد امیر صاحب کے پاس پہنچا تھا۔

خلافت ثانیہ کے انتخاب پر آپ نے غیر مبائعین کے رویہ پر نہایت تاسف کا اظہار فرمایا اور انہیں امام کا دامن پکڑنے کی تلقین فرمائی۔

حضرت مولانا شمس صاحب نے آپ کا نام ان معاصر علماء میں درج کیا ہے جنہوں نے حضرت اقدس کی بیعت کر لی تھی۔

(اصحاب صدق وصفا 313 ص 142)

ولادت

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر جاوید اکرم صاحب اور محترمہ ڈاکٹر تنزیلہ جاوید صاحبہ احمدیہ ہسپتال کینیما، سیرالیون کو مورخہ 7/اپریل 2010ء کو میدان عمل میں دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت آصفہ جاوید نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں قبول فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم چوہدری محمد اکرم اٹھوال صاحب آف سکرنڈ ضلع نواب شاہ کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک قسمت، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ہدایت اللہ ظفر صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم محمد نصر اللہ صاحب ولد مکرم برکت اللہ صاحب مرحوم دارالنصر وسطی ربوہ کا مورخہ 23 مئی 2010ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں کامیاب بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔ صحت پہلے سے بہتر ہے مگر کمزوری تاحال موجود ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم محترم والد صاحب کو جلد از جلد صحت یاب کرے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم سید سمیع اللہ شاہ صاحب کا بیٹا سید صبیح احمد واقف نو علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہے اور شیخ زاید ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد افضل بیگ صاحب ابن مکرم مرزا اشرف بیگ صاحب مغل پورہ لاہور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم شاہد محمود صاحب ناظم خدمت خلق ضلع لودھراں تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم محمود احمد طاہر صاحب ولد مکرم چوہدری غلام حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لودھراں شہر (پٹواری محکمہ انہار) مورخہ 30 مئی 2010ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 31 مئی 2010ء کو مکرم صدیق احمد صاحب مربی سلسلہ ضلع لودھراں نے پڑھائی۔ مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب ضلع لودھراں نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نہایت نیک نماز کے پابند اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے انسان تھے۔ شام کے وقت احمدیہ بیت الذکر کے قریب ہومیو پیتھک ڈسپنسری بھی چلاتے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے خاکسار اور مکرم عارف محمود صاحب (طالب علم) اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ تمام احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

کلاس کا التواء

مکرم محمد ابراہیم عابد صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 16 جون 2010ء سے منعقد ہونے والی فنی، تعلیمی و تربیتی کلاس مجلس نابینا ربوہ ملتوی کر دی گئی ہے۔ احباب کرام سے گزارش ہے کہ نابینا احباب کو اطلاع کر دیں۔

(بقیہ از صفحہ 1)

مورخہ 4 جون کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں ان کا ذکر خیر فرمایا اور دیگر شہداء کے ساتھ نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اسی روز نماز مغرب کے بعد بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

گمشدہ اشیاء

مورخہ یکم جون 2010ء کو دارالنصر غربی ربوہ سے دفتر صدر انجمن احمدیہ جاتے ہوئے ایک دوست کی کچھ نقد رقم مع شناختی کارڈ گر گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ملے تو براہ کرم دفتر صدر عمومی جمع کروا دیں۔

(جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ضرورت نگران تعمیرات

ادارہ ہذا کو اپنی ایک عمارت کی تعمیر کیلئے نگران تعمیرات کی ضرورت ہے۔ سول انجینئر یا سول ڈپلومہ ہولڈرز حضرات جو تعمیرات کا تجربہ اور جماعتی خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں وہ صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ سے فوری طاہر فاؤنڈیشن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری رابطہ کریں۔ معاوضہ قابلیت اور تجربہ کے مطابق دیا جائے گا۔ فون: 0476213238

(سیکرٹری طاہر فاؤنڈیشن ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 7 جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	7:14

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکج
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، صفیان احمد انصاری 0345-4866677 0333-6708024
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ 042-5054243 7418584
چوبرجی لاہور نزد احمد فیبرکس

CASA BELLA
Home Furnishers
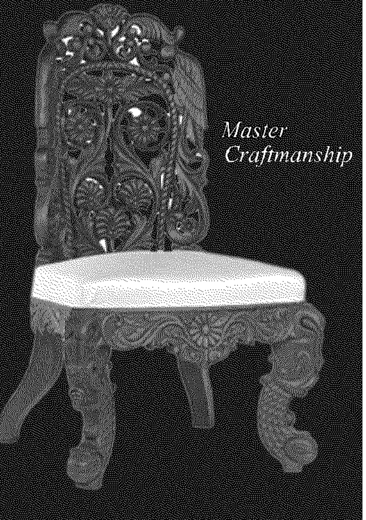

FURNITURE
FABRICS
A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flouring.

FD-10

مغل بینکویٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ ہال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

الفضل روم کولر
جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760 فون نمبر: 042-5114822,5118096

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفاء خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

ضرورت گھریلو ڈرائیور
عمر 45 تا 50 سال۔ معقول تنخواہ رہائش وکھانا فری
رابطہ کیلئے سعادت احمد گھمن سیالکوٹ
0345-8410040

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 5/12 واقع دارالرحمت برقبہ 10 مرلہ
دو منزلہ مکان نیا تعمیر شدہ برائے فروخت ہے
رابطہ جرمنی: 0049-6157-86246
رابطہ ربوہ: 0345-7599211